

تاریخِ محبت

کلاسیک

مرد عشوق عاشق کے قدیموں پر

مردہ روتوں سے بات چیت



MAKETH

تاریخِ لبت

کالاجارو

مشتوق عاشق کے قدموں پر

مردہ روتوں سے بات چیت



جملہ حقوق بحق شریعت محفوظ ہیں

ہندوپاک میں کالا جادو پر شائع ہونیوالی پہلی ضخیم کتاب
اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۳ء میں "نوبل پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ" سے
نہایت ہوا۔ اس نایاب کتاب کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۳۵ء میں شائع ہو رہا ہے

سمر زم
لا جواب نسخہ
پیشا نامعزم

معشوق عاشق کے قدموں پر
تلاش و بہت

تفسیر نمبر ۱۰

محرک

مردہ روحوں سے بات چیت

نست کا تیر

کالا جادو

ندیم صہبائی فیروز پوری

آٹھ روپے

نوبل پبلشرز

ندیم منزل ۲۴۸ کوچہ پبلی رام اندرون بومارگیٹ لاہور

چند میں بہت بات گئی سوتا ہوں اس لئے صبح دیر میں اٹھتا ہوں اور کسی دن بھی اٹھ جگہ سے پہلے بیدار نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ہمزاد کی کام ہو اور صبح مجھے اٹھنا ہو تو میں اپنے ہمزاد کو مخاطب کر کے کہہ دیتا ہوں کہ مجھے صبح فلاں وقت اٹھنا پڑا ہے دنیا کی گھڑیاں غلط ہو جائیں۔ مگر ہمزاد فرد صبح اور ٹھیک کام پر بیدار کر دے گا۔ نہایت فریاد رازی سے اپنا کام انجام دے گا۔ سونے کا بند بستیاد ہو جائے گا۔ اور وہ اپنے کان سے خود سنے گا کہ کوئی شخص اس کے قریب کھڑا ہوا اس کا نام لے رہا ہے۔ میں نے بھی اکثر اپنے ہمزاد کو آواز دیتے سنا ہے۔ اور جب مجھے کام ہوتا ہے تو میں ہمزاد کو کہہ کر سوتا ہوں وہ ٹھیک وقت پر مجھے بیدار کر دیتا ہے میں غلام معمول اٹھ جاتا ہوں۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ہمزاد ہی فرد کوئی چیز ہے اور وہ انسان کی مرضی کے مطابق کام کر سکتا ہے۔

میں نے بار بار اس قسم کا اپنے ہمزاد سے کام لیا ہے اور اس نے آج تک کبھی غلط نہ کی۔ اس دن سے میں نے اندازہ لگایا کہ ہمزاد فرد مفید ساتھی ہے۔

ہمزاد کی شکل تمہاری شکل سے بالکل ملتی جلتی ہے۔ اور اس

میں بالکل بھی فرق نہیں ہوتا۔

ہمزاد سے آپ فرد کام لیں اور اس کو تسخیر کرنے سے پہلے آپ میری طرح اندازہ لگا کر دیکھ لیں اور غور کریں کہ آیا ہمزاد دراصل کوئی چیز ہے۔ ہاں یا نہیں۔

طریقہ

اول اپنے چہرے کو عالم تصور میں دیکھیں اور دو بار دن اس قدر کوشش کریں کہ بار بار آئینے کے کراپنا چہرہ دیکھیں اور خوب اچھی طرح دیکھیں۔ پھر آنکھیں بند کر کے اپنا چہرہ دیکھیں دو بار دن کے بعد اس قدر ہو جائے گا کہ جب تم چاہو گے عالم تصور میں دیکھ لو گے دوسرے شخص کو عالم تصور میں دیکھ لینا۔ تو ایک آسان کام ہے۔ یوں کہ وہ بار بار آپ کے سامنے سے گزرتا ہے۔ مگر اپنے آپ کو تصور میں لانا میں ذرا مشکل اور اہم بات ہے۔ اس شخص کام کو آسان کرنے کے لئے روزانہ اپنے چہرے کو آئینے میں دیکھو اور اپنے نقشہ کو اچھی طرح ذہن میں سمجھاؤ۔

جب اس مقصد میں کامیاب تم اپنی طرح سے ہو جاؤ تو آرات کو مہم تم سونے لگو گھڑی اپنے سامنے رکھ لو اور اپنی شکل کو تصور میں لا کر اس سے کہو۔ ہنی اپنے ہی نام سے اس کو یکارو۔ فرض کیا کہ تمہارا نام عبدالرشید ہے تو

اس کو پہلے اپنے چہرے کو خیال میں لا کر اس سے کہو: "اے رشید مجھے
 ۳۵ برس پہلے دنیا جو دل میں آئے پر انشاء دینا کہ مجھے ایک
 ضروری کام ملتا ہے۔"

اتنا کہنے کے بعد آپ بے خبر ہو کر سو جائیں پورے وقت پر
 ہمزاد آئیگا۔ اور آپ کو وہ بیدار کر دے گا۔ اگر آپ جا بوشیار
 ہو گئے تو ہمزاد نظر بھی آجائے گا۔ اور اس کو بستر سے اٹھائیں
 لوگے۔ اگر دیر میں بیدار ہوئے تو وہ برابر پکارے گا۔ اگر اس
 طرح بھی ہوشیار نہ ہوں گے تو وہ ہتھوڑ کر ہوشیار کر دے گا
 اس سے آپ یہ اندازہ نہ لگائیں کہ ہم کر کے ہی پڑے ہیں
 وہ ہی ہوشیار کر دے گا۔ یہ غلط بات ہے۔ جب اس کو علم
 ہو جائے گا۔ کہ ہم ہوشیار ہو گئے ہو تو وہ فوراً اس جگہ
 سے چلا جائے گا۔

آپ بیدار ہوتے ہی اپنی گھڑی دیکھیں اس میں دہی وقت
 ہوگا جو اس کو دیا گیا ہوگا۔

ہمزاد کا مذہب ٹھیک وقت پر اسٹاپ ہوتا ہے ایک بار تو
 وہ ضرور ہوشیار کر دے گا۔ بعد ازاں آپ پھر غافل
 ہو کر سو جائیں۔ وہ اپنی ڈیوٹی سے سبکدوش ہو چکا۔ وہ اپنا
 کام کر چکا۔

اس عمل سے آپ نتیجہ اٹھائیں کہ دنیا میں ہمزاد کا بھی

ضرور کوئی ہستی ہے۔ جو آپ سے شت پر ضرور عمل کر سکتی
 ہے۔ آپ اپنے ہمزاد سے دور رہیں۔ وہ آپ کے حق
 میں بہت زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ آپ ہمزاد سے اس قسم
 کے کام سے لیں گے کہ دوسرے آدمی اس کو یاد دیا کچھ
 اور خیال کریں گے۔ تھوڑی دیر میں دائرہ حال معلوم کرینا
 کھولی سولی چیز کو تلاش کرنا۔ کسی کو ملے کرنا۔ ایک نہایت
 سہل اور آسان کام ہو جائے گا۔

اس کتاب میں ہمزاد کی خبر کرنے کا نہایت سہل اور
 آسان طریقہ قلمبند کیا گیا ہے۔

عامل کیلئے ضروری شرائط

اول اپنا عمل ایک ایسے وقت میں شروع کریں جو باقی
 ایک تھک ہو اور اس وقت جبکہ عمل شروع ہو گا آدمی
 کا آواز کان میں نہ آئے کیوں کہ آدمیوں کی اڑنے کی حالت
 نہیں ہو جاتی ہیں۔ اور خیال تبدیل ہو جائے۔ نہ دوست
 طور پر پورا نہیں ہوتا عامل اپنے کام میں ماحول رہ جاتا ہے
 ہر ملکہ ہونا چاہیے۔ اگر ممکن ہو سکے تو اپنا
 عمل آفتاب کو دیکھ کر کرنا بہتر ہے۔ دو گم وہ گم رہیں
 یا ماحول صاف سمجھ کر کرنا چاہیے۔ اگر دیواریں ہیں تو ان کی طرف سے

چنا یا سفیدی کراہیں چاہیے۔ تاکہ وہ صاف اور چمکدار ہو جائے
تاکہ اس کی دیواریں پر سایہ بخوبی طور نظر آ سکے۔ سوئم عمل کرتے
وقت اپنے قریب خوشبو مثلاً عود، عنبر، روان یا اگر تبن وغیرہ
علاج میں چاہیے۔ اور اپنے کپڑوں کو بھی عطر اور خوشبویات
سے بھانپنا چاہیے۔ ہمارے کپڑے ناپاک نہیں بلکہ پاک صاف ہوں
تو اور ہم اچھا ہو جس قدر صاف ہوگا اس قدر مزاد
بھی جلدی تیز ہو جائے گا۔ اس کے کپڑے اچھے ہونے چاہیں۔
۵۔ سوئم۔ صاف اپنا وہ لباس جس کو عمل کے وقت استعمال رتا
ہے۔ میلہ رکھ دینا چاہیے۔ تاکہ وہ اسی وقت اپنے کام
میں لائے۔

۶۔ سوئم۔ کپڑے سفید ہوں تو بہتر ہے۔

۷۔ سوئم۔ صاف غذا کھائے اور کھانا کھانے کے دو یا تین
گھنٹے کے بعد عمل شروع کرے۔ کھانا کھاتے ہی عمل نہ شروع کر
دے۔ یہ سب اس وقت معدہ خوراک کو سہج کرنے کا کام دے گا
ایک چیز۔ دو سوئم نہ دینے چاہیں

۸۔ سوئم۔ عمل شروع کرتے پہلے ہر قسم کے خیال اپنے دل و دماغ
سے نکال دینے چاہیں۔ اگر اشیاء عمل میں کسی اور بات کا خیال آگیا
تو عمل پورا نہ کرے۔

۹۔ سوئم۔ عمل کرنے سے پہلے ایک دائرہ یعنی لینا چاہیے اور اس

دائرے کے درمیان بیٹھ کر اپنا عمل شروع کرنا چاہیے۔ دائرہ صاف
نشان دینا چاہیے۔

۱۰۔ سوئم۔ صاف کو اپنے دل سے خوف اور ڈر نکال دینا چاہیے۔ صاف
نڈر ہونا چاہیے۔ اگر صاف اٹھتے عمل میں ڈر ہلے گا۔ تو اس
کو نقصانک خطرات کا اندیشہ ہے۔

۱۱۔ سوئم۔ اگر عمل کرتے وقت کچھ نظر آئے تو اس سے ڈرنا نہ
چاہیے۔ بیوں کو وہ اس دائرے سے باہر ہی رہے گا۔ جو تم کھینچو گے
وہ باہر سے ہی ڈرائے گا۔ دائرے میں ہرگز ہرگز داخل نہ ہوگا دائرہ
خاص طور پر صاف اپنی حفاظت کے لئے چاہیے ہی۔ تاکہ وہ ہر قسم
کے خطرات سے محفوظ رہے۔

۱۲۔ دو سوئم۔ صاف طبیعت غذا استعمال کرے تاکہ وہ جلد از جلد سہج
ہو جائے۔ اور معدہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر دوسرا کام کرنے
کے لئے تیار ہو جائے۔

تدرب بلا شکر کا پر عمل کرنے سے بعد اپنا عمل شروع کرے اور استقلال
کے کام سے۔ چند دنوں کے بعد وہ ہمزاد کو فرد تیسرے کرے گا اگر
ہمزاد تیسرے سرگیا تو صاف کی زندگی میں انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ وہ
نہایت عیش و عشرت کی زندگی بسر کرے گا۔ دنیا میں راحت و آرام
حاصل ہو جائے گا۔ بقا سب سے پہلے ہمزاد کو تیسرے کر لینا چاہیے
جاری کتاب کا پہلا سبق تیسرے ہمزاد سے۔ دوسرے باب میں ہم دیکھیں گے

تغیر کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے جو باطل مان اور سہل ہے۔

تغیر مزاج کا سہل طریقہ

نصف شب کو رہ جانے سے بعد اپنے کمرے میں داخل ہو جاؤ جو اس کام کے آپ نے غائب کر لیا ہے۔

اس میں داخل ہونے سے بعد ایک دائرہ کھینچو اور اس کے اندر بیٹھ کر اپنی پشت پر ایک میپ روشن کرو۔ مگر وہ میپ اس قدر بلند مقام پر ہو کہ تمہارا پورا سایہ تمہارے سانس دیوار پر پڑنے لگے۔

میپ روشن کر کے مغرب کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاؤ اور اپنے سایہ کی پیشانی پر نقشہ جاؤ۔ اور غور سے اس کی پیشانی دیکھتے رہو۔ واضح رہے کہ آئینے میں ادھر تو تمہارا واضح کسی اور طرف نہ جائے۔ دوئم آنکھ کی تپنی نہ چھپے۔ سوئم اپنے من چہرے کا تعویذ دل میں رہے۔ اور یہ خیال رہے کہ میرا مزاج میں سے نمود سامنے بیٹھا ہوا ہوں۔

پہلے دن جب تک نگاہ جم سکے جاؤ۔ اس دن جلدی ہی تک جاؤ گے۔

دوسرے ہی دن اس طرح کرو۔ اور برابر غور سے اپنے رانے کی پیشانی کو دیکھتے رہو۔ جب تک آنکھیں تک نہ جائیں اس پر ہے

نظر نہ اٹھاؤ۔

تقریبی دیر بعد وہ سایہ رنگ بدلتے گا۔ اور تمہاری آنکھوں میں کچھ تکلیف پیدا ہو جائے گی۔ اس طرح وہ جاؤں کر رہے دن کے عمل کے بعد وہ سایہ حرکت کرتے لگے گا۔ اس سے باطل نہ ڈرنا چاہیے۔

کئی بار عجیب و غریب چیزیں آپ کے سامنے ہی آئیں گی۔ کہیں تمہارا ہمزاد خوبصورت عورت کی شکل میں آئے گا۔ اس وقت اپنے دل کو قابو میں رکھنا چاہیے۔

میں دن کے بعد تمہاری نگاہ ٹھیک ہو جائے گی۔ اور تمہارا سایہ تقریبی دیر نظر جانے کے بعد انسان کی طرح نظر آنے لگے گا۔ وہ ہی تمہارا ہمزاد ہے۔

ہمزاد کئی بار آئے گا۔ اور وہ تم سے بوسے گا۔ بھی جب عمل شروع کرو گے۔ تو آنکھوں کے تپنے اندر میرا سمجھانا جائے گا۔ اور تقریبی دیر بعد وہ مجھ بادل روشن اور منور ہو جائے گا۔ میپ کی روشنی ٹھیک ہو جائے گی۔ تم اس وقت اندھیرے میں بیٹھے ہوئے معلوم ہو گے۔ اور تمہارا سایہ روشن میں حرکت کر دے گا۔

دوسرے دن وہ عمل پختہ ہو جائے گا۔ اور ایک دن ایسا آئے گا کہ تمام دنیا اس میں روشن اور منور ہو جائے گی۔

ایسا روشنی میں تم کو دیکھو کہ ایک اور تمہارا ہم شبیہ مندرے

یا مقابل اتنی پانچ ماہ سے ہوئے بیٹھا ہوگا۔

اس کو دیکھ کر ڈر نہ بانا چاہیے۔ وہ سبزا ہے۔ اگر آپ اس کو شردہ میں دیکھ کر ڈر گئے تو اس صودت میں شہادی جان کا نکتہ ہے۔

بہذا عمل کر کے سے اپنے دل و دماغ کو اچھی طرح سے مضبوط کرو۔ اور پھر سبزا کو تسخیر کرو۔

اگر کام جلد ختم نہ ہو تو حوصلہ نہ ہارنا چاہیے۔ اس عمل کو بار بار پانچ دن کی منت مادی دیکھنا چاہیے۔ امید ہے کہ پانچ دن برابر کرنے کے بعد اگر آپ نہ ڈرے تو سبزا کو خود تسخیر کر گئے۔

یہ ہے ایک ثابت آسان اور سہل طریقہ تسخیر سبزا کا۔ اس میں نہ پڑنے کی ضرورت ہے۔ نہ جھٹل یا دیر یا پربانے کی ضرورت سے اپنے گھر بیٹھے ہی بیٹھے سبزا کو قابو کراد اور عامل بن جاؤ۔

سبزاؤں سے کام لینا

جب تم نہ ڈرو گے اور برابر اس کو دیکھتے رہو گے تو سبزاؤں خود اپنی جگہ سے اٹھنے لگا۔ اور تمہارے قریب آئے گا۔ وہ تم سے چمچے گا جتاؤ مجھے کس واسطہ طلب کیا ہے۔ تم اس کو جواب دینا جو کام اس وقت کرنا منظور ہو وہ اپنی زبان پر لانا وہ فوراً تمہارے حکم کی تعمیل کرے گا۔ اس دن سے تم سبزاؤں کے عامل ہو۔ پس سبزاؤں کو

طلب کرنا چاہیے۔ نہایت ہی جیب و طلب ہو جائے۔ اگر سبزاؤں تمہارے پاس آیا اور اس سے تم کے سوال کیا کہ تم نے اس کو جواب نہ دیا تو درست نہیں۔ وہ جو پوچھے اس کا جواب دے۔ اور اپنے سب سے اس کے کام کو وہ اس دن کے لہذا نظام ہے۔ اگر تم جیب سے کام لو گے۔ تو تم ہمیشہ اپنے سبزاؤں پر ایسی طرح غالب رہو گے۔ اور مرتے دم تک اپنے سبزاؤں سے کام پتے دو گے۔ وہ نہایت فرمانبردار سے تمہارے کہنے کے مطابق کرتا رہے گا اور تابع فرمان رہے گا۔

سبزاؤں سے ناجائز کام نہ کرنا لینا چاہیے

۱۔ کسی بے کام کے لئے سبزاؤں کو تحلیف نہ دو۔ نہ وہ دشمن بن جائے گا۔ نہ تھوڑے دنوں کی بات اس سے کچھ دریافت کر لیں۔ وہ چوری یا یہ ساشی کے لئے اس کو حکم نہ دیں۔ ہم کام میں سبزاؤں سے مدد نہ لیں۔ بلکہ خاص خاص کام پر اور موقع پر اس کو طلب کیا جائے سبزاؤں سے وہ کام لینا چاہیے۔ جو انسان خود نہ کر سکے۔ جب کسی کام کو انجام تک پہنچانے میں آپ مجبور ہو جائیں۔ اس وقت سبزاؤں کو طلب کر کے اس کو کام کے لئے کہیں۔ وہ خود اس کام کو پورا کر دے گا اور سبزاؤں سے وہ کام لینا جائز ہے۔ ایک پر بھی کام لینا تو ضرور ہے۔

انہوں نے جو جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد مقرر کر تیلے جاتے ہیں۔
دقیقہ سزا کا پہلا سبق ختم ہوا۔

مسکریزم کا طریقہ

مسکریزم۔

آج کل دنیا میں اس علم کی عدم بھی ہوئی ہے اور مرط سے
مسکریزم کی آمادیں کوئی نہیں ہیں۔

مسکریزم دراصل ہر ایک شے ہے۔ مسکریزم کے حامل
کو مسکریزم کہتے ہیں۔ اس کا عمل اپنے ہاتھوں اور آنکھوں کی تقابلی
پاد و بڑھا کر عجیب و غریب کام سے سکتا ہے۔ تقابلی قوت کا
وہ سزا نام مسکریزم ہے۔

انگریز اس علم کو بحیرہ اس لئے ہیں۔

مسکریزم کے ذریعے ہر شخص اپنے نفس پر غالب آسکتا ہے اور
اپنے نفس پر پورا پورا قابو پاسکتا ہے۔

مسکریزم کا عالم اپنے ضمیر کے خلاف ہرگز مرگہ کام نہ کرے گا
بلکہ اس کو ضمیر بتائے گا۔ اس طرح وہ کام کرے گا۔

مسکریزم کا حامل نیک اور پاک دامن بن جاتا ہے۔ اس کے
جہاں میں زمین و آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔ اس کا ضمیر بہت کاموں

کے کات اس کو راغب نہیں ہونے دیتا۔ حال ایک ایک شخص
اور فرشتہ سیرت انسان بن جاتا ہے۔
مسکریزم اپنے حامل کو بلند خیال، شجاع، دلیر، بلند قدم
دیتا ہے۔ مسکریزم استقلال سے لئے نہایت مفید ہے۔
مسکریزم کے بے شمار فوائد ہیں۔

مسکریزم کے فوائد

فرض کیا میں معصیت ہوں اور مسکریزم کا حامل ہوں تو میری
تعلیف کا پڑنے والے پر اس قدر اثر پڑے گا۔ کہ وہ جو کچھ
غالب میں لکھ دیا گیا ہے اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔

اگر میں بیکار ہوں اور بیکار ہوتے ہوئے مسکریزم کا حامل
ہوں۔ تو میرے بیکار ہونے کے دلوں پر بہت زیادہ اثر پڑے
گا۔ اور میں جس طرح پاسوں گا ان سے کام لوں گا۔

مسکریزم کا حامل اپنی آنکھوں کے اشارے سے آدمی کو گرا
سکتا ہے۔ گرا سوئے کو اٹھا سکتا ہے۔ ایک جگہ بیٹھے
دور کی بات معلوم کر سکتا ہے۔

حامل اپنے معمول سے بہت عجیب و غریب کام سے کام لے سکتا ہے۔
جس قدر تقابلی پاد و بڑھا جلتے گی۔ اسی قدر کام میں آج
سے کا حامل طاقتور اور مضبوط ہوگا۔ تو وہ بہت سے کاموں

سیکھ جائے گا۔ اور اپنے معمول کو بہت جلد بے ہوش کر کے
لا۔

معمول کو بے ہوش کر دینے کے بعد اس سے جو کچھ معلوم
کرنا چاہیں وہ بات کریں وہ صحیح صحیح بتائے گا۔

۱۔ عمر و نام کا حامل پاک اور صاف دہے اس کے بدن پر
خلافت اور کثافت برائے نام میں نہ ہونی چاہیے۔

۲۔ عالم راست ہادی اور دیانتداری اختیار کرے سلامت میں
پس بوسے کبھی جھوٹ کو کام میں نہ لائے۔ جھوٹ سے حق الامکان
پرہیز کرے اور دودھ گوشت سے گریز کرے۔

۳۔ حامل کسی باغور مثلاً سانپ، بکھو، شیر، بھڑیا وغیرہ سے
بھیجا نہ ڈرے وہ اپنے دل میں مصمم ارادہ کرے کہ دنیا میں
کوئی چیز بھی مجھے ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ حامل خود داری
اختیار کرے۔

۴۔ لاپچ اور حرص، طمع سے کنار کشی لازم ہے لاپچ انسان
کو ڈبو دیتا ہے۔ اور یہ کامیاب ہونے میں مددگار ہوتا ہے
حرص انسان کو آگے نہیں بڑھنے دیتی۔

۵۔ حامل خواہ مند ہو یا مسلمان مگر اس کو پرہیز اور عبادت
خود کرنی چاہیے۔ مہربانی میں برتاؤ دنیا کو ماضی ماضی
کے خدا پرست موجود ہے اور ہر ایک کو دیکھتا ہے۔ کوئی بات

اس سے پوشیدہ نہیں تمام باتیں اس پر انکھ میں آتیں
ہیں۔ وہ عالم الغیب ہے۔ عجب کی باتیں ہیں اس طرح سے
باتا ہے۔

آنکھوں میں مقناطیسی قوت

حامل کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں میں مقناطیسی قوت بڑھائے
لیکن اس قوت کو بڑھانے کے لئے یکسوئی اور تخلیق کی سنت ضروری
ہے۔ جب تک تہنات کا موقع اور طبیعت میں یکسوئی نہ ہوگی
اس وقت تک اس علم کا حامل ہونا ممکن ہے۔

طریقہ

ایک مربع نمٹ سفید کاغذ کو اور اس کے درمیان سوراخ
مربع کا دائرہ بنانا شکل دیکھیے۔ وہ نشان اس قدر سیاہ اور کالا
ہو کہ اس میں کسی کی نوک کے برابر ہی سفیدی نہ رہے اس

نشان



کا سفیدی متبادری فقط نظر سے نصف نمٹ
بلند ہو یعنی جب تم حل کرنے کے لئے بھیجی
تو اپنی نگاہ اس کا اس قدر کی طرف دیکھو

وہ نشان اس سیاہ نقطے کو خود سے دیکھتے ہو اور اپنی پتلی
نہ دو۔ شروع میں تو تہادی آنکھ بہت جلد تک جائے گی مگر

کمزور آدمی پر یہ طاقت بہت جلد اپنا اثر کھٹے گی اور بہت جلد اس کو مطیع اور خواہنوار کرے گی۔ وہ تمہاری کیسی طاقت سے تعجب رہ جائے گا۔

ایک کہانی

ایک دن کوئی مکسنے کے اسٹیشن پر اترا۔ اس وقت اس کا ایک دوست اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ مطلق نہ جانتا تھا کہ یہ شخص سمراڑ ہے۔ آج تک کسی کو یہاں اس کی بابت کچھ ہی علم نہ تھا۔

وہ دو ذوق پلٹ غلام پر پہلی دہے تھے اب تک ایک مین اور غرب صورت عورت قریب سے گزری وہ بہت زیادہ قبول صورت تھی۔ اس کی شکل زاہد قریب اور عابد کش تھی۔ اس کی نگاہیں نہایت سحر آمیز تھیں۔ مستانی تھی۔ ہر ایک آدمی کی نگاہیں خواہ مخواہ اس پر لگ جاتی تھیں۔ فوجانوں کی اس پر نگاہیں لگی تھیں۔

وہ خرام ناز سے ہزاروں کو بیل کرتی ہوئی ایک طرف کو جا رہی تھی۔ ایک نے اپنے دوست کے ہاتھ میں پیچی لی اور مکتے ہوئے کہا۔

”دوست یہ کس قدر خوبصورت ہے۔“

ہاں۔ بے تر خوبصورت۔ اس نے جواب دیا لیکن کیا اس نے اگر آپ فرمائیں تو میں اس کو اس جگہ بلاؤں میں اس کو ایک اشارے میں بلا سکتا ہوں۔

اس نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

ماش اللہ آپ ایسے ہی ہیں۔ جہاں جان نہ پہچان اس صورت میں آپ اس کو کس طرح بلا سکتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے مذاق آپ کی فطرت میں موجود ہے۔ آپ دل لگی کر رہے ہیں۔

بہنیں صاحب میں وہ کبھی نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس کو اس بلا سکتا ہوں۔

”اچھا تو بلاؤ گے۔“

اتنا اس نے سنا اور کھو کر اس عورت کی طرف دیکھا اور اپنے منہ میں بڑبڑا کر کہا۔

شہر۔ ادھر آ۔ میں تجھے بلانا چاہتا ہوں۔ ہاں جلد آ۔ میں تیرا منتظر ہوں۔

اتنا اس نے کہا۔ اور وہ عورت جبکہ دس بارہ قدم راستہ طے کر چکی تھی۔ غشکی اور ایک جگہ روک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

متوڑی دیر بعد وہ ان کے قریب آئی اور ان کو چہرے سے دیکھ کر واپس ہو گئی۔ دیکھ کر ایک دوست بولا۔

دیکھا آپ نے بلا بھی لیا یا نہیں بنا

اس نے ایک اور قہقہہ دکھایا اور اس کی بات کا اعتبار نہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ بیول کر یلیں آگئی ہوگی۔
"نہیں۔ میں نے اس کو بلیا تھا۔ جیب وہ آئی۔"

اچھا اس دفعہ پھر بلاؤ۔

بہت اچھا اس نے کہا اور دوبارہ اس کی طرف گھور کر دیکھنے کے بعد وہی فقرے اور کچے وہ عورت بطور سابقہ دلی اور دوبارہ ان کے پاس آئی۔

پانچ منٹ ٹھہرنے کے بعد وہ دوبارہ چلی گئی۔ اس نے پھر اپنے دوست کا مذاق اڑایا اور اس کو کہا کہ وہ کسی اور کے دھوکے میں لیاں آگئی ہوگی۔ اس کو ہم پر دھوکہ ہوا ہوگا۔ کوئی اس کا رشہ داد ہوگا۔ جس کی شکل ہم دونوں میں سے ایک سے مزید ملتی ہوگی۔ اس دیر سے وہ اپنا شک و دور کرنے کرنے کے لئے اس یکہ آگئی ہوگی۔

اس کو میری بات سن کر غصہ آگیا۔ اس نے دوبارہ اس حسین اور خوبصورت لڑکی کی طرف غور سے دیکھا اور اپنی غلط فہمی کشش سے اس لڑکی کو دوبارہ اپنی طرف کھینچ لیا۔
وہ سر بارہ آئی اور بولی۔

کیا آپ نے مجھے آواز دی تھی۔ انا کہہ کہ وہ ان کے قریب آئی تھی پر مجھے لگی۔ یہ دیکھ کر اس کے دوست کی حیرت کی کچھ انتہا

رہی تھی مجھ پر سکتے ساکاری ہوگی۔ اس کا دم گھٹنے کا آواز مجھے معلوم ہوا۔ کہ اس کا دوست صدمہ مارتا ہے۔ اور یہ اپنے اس علم کے ذریعہ بڑے عجیب و غریب کام سے سکتا ہے۔

وہ عورت نصف گھٹنے تک ان کے پاس ہی بیٹھی رہی۔

عالم دوست نے اس طرف دیکھا اور آہستہ سے سکرایا میں نے اشارے سے اس کو سکرایا کہ میں اس کا قائل ہوں میں اس سے سمجھ لیا کہ میں اس کے کام کو معلوم کر چکا ہوں اور اپنی طرف اشارہ ہی دکھا چکا ہوں۔ تب اس نے اپنی نرم نگاہیں اس خوبصورت عورت پر ڈالیں اور نہایت ہی دلی آواز میں بولا جاؤ اب جاؤ۔ میرا کام سچا۔ تم اپنا کام ختم کر چکیں۔ اچانک وہ عورت لپڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی اور بلدی بلدی قدم بڑھاتی ہوئی ایک طرف کو روانہ ہو گئی۔ مقدوی دیر بعد وہ ان کی نگاہوں سے غائب ہو گئی۔

اس نے اٹھ کر اپنے دوست کو چھاتی سے نکالیا اور اپنے پرورش نکلون میں گویا ہوا کہ تم واقعی ذریعہ دوست عالم ہو۔ صدمہ نرم خوب جانتے ہو۔ وہ سکرایا نہ ناموش ہو۔

عالم او معمول

صدمہ ایک ایسا علم ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کو

بیلہی دور کی جاسکتی ہے۔ اس کا عامل ضعیف سے ضعیف بیمار
کو امید سے پہلے اچھا کر دیتا ہے۔ آہل اگرچہ اس علم کو جاننے والے
بہت کم ہیں۔ اسی لئے اس کا زیادہ چرچہ نہیں ہے۔
عامل کو معمول بنانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کی طاقت بڑھانی چاہئے
ہاتھوں کی مقناطیسی قوت سے معمول پر بڑا زبردست اثر پڑتا ہے۔

ہاتھوں کی قوت بڑھانے کا طریقہ

کئی میز یا ایک پر اپنے ہاتھ پاؤں گزار کر ہاتھ کے ہاتھ کا
اور میز کی سطح کا حامل بہت کم ہونا چاہئے۔ لیکن اتنا کم ہی نہ
ہو۔ کہ ہاتھ ہاتھ میز کی سطح سے لگ جائے۔
اپنے ہاتھ کو بار بار میز کی سطح کے قریب سے گزارو اور اپنے
قریب لاکر ہاتھوں کو جھٹکا دیتے رہو۔ یہ عمل روزانہ جاری رکھو
تھوڑے عرصے بعد ہاتھ کے ہاتھ اس قدر طاقتور ہو جائیں گے کہ ان
میں کسی قسم کی تکلیف یا کمزوری نہ محسوس ہوگی۔

میب ہاتھ کے ہاتھ کی مقناطیسی طاقت بڑھ جانے کی تو بہتری
ہتھیلی میں سے ایک ہلکی اور لطیف سی جوائنٹل گلے کی پس دہی
مقناطیسی ہوا ہے یہ ہی ہوا برقی پاور ہے اسی پاور سے عام یا
باتا ہے۔ اور یہ ہی طاقت ہر شخص کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے
دوروں کو بے ہوش کر دیتی ہے مگر کئی گھنٹے آدمی کو سلا

دیتی ہے۔

استقامت کے طور پر سب سے پہلے اس کا عمل کمزور ہاتھوں
پر کرنا شروع کرو۔ میب ان پر چوتے اثر تو پھر معمول سے
بھی کام لو۔

میب عامل ہمارے طریقے سے بے ہوش ہو جائے تو اس
کی بے ہوشی میں آپ اس سے ہر ایک بات دریافت کر سکتے
ہیں۔ وہ آپ کو صبح صبح جواب دے گا۔ معمول ایک بجے پڑا
پڑا خیال ہٹا دو دور کی خبر مل سکتا ہے۔

میب ہاتھوں کی آکھن کی اور ہاتھوں کی مقناطیسی قوت بڑھ جائے
تو آپ اپنا ایک معمول بنائیں۔ اور اس سے کام لیں مگر معمول
عامل سے کم تر اور کمزور ہونا چاہئے۔ عامل میں قدر طاقتور ہوگا
اتنی ہی بلدی وہ معمول کو بے ہوش کرے گا اگر معمول زیادہ طاقتور
ہوگا۔ تو وہ بہت دیر میں بے ہوش ہوگا۔ شروع شروع کی ۱۰۱۱
پر عامل کو بھڑکانا نہ چاہئے۔

تھوڑے عرصے بعد عامل بلکہ بے ہوش ہو پایا کرے گا۔ اگر معمول
زیادہ دیر بے ہوش پڑا رہے اور اس کو کسی وجہ سے ہوشیار کرنا
ہر تر اپنے ہاتھ پاس کر۔ یعنی بجائے سر۔ سے پاؤں کی طرف
کے جانے کے پاؤں سے سر کی طرف سے باز مگر حامل اس کا
وجہ کہ معمول کے بدن سے عامل کا ہاتھ نہ چھو جائے۔

جیب معمول ہے ہر شے ہر جگہ۔ تو اس کو ٹاڈ اور اس پر پادہ ڈھانپ دو۔ بعد ازاں اس سے سوال کرو وہ جواب دے گا۔ اگر کوئی جیب میں جو کچھ سرخا وہ بتا دے گا کوئی نہ لے گا پتہ بتا دے گا۔ باری کی دعا بھی بتا دے گا کسی اور سے جگہ کی یہ سیر کر کے اس ملک کے حالات ظاہر کر دیگا۔

جیب معمول ہے ہوش ہر جگہ تو اس سے پوچھو
 نشان نقش کہاں ہے وہ کیا کرتا ہے اس کی حالت کیسی ہے۔ اس جگہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ خود آپ کو صحیح اور درست جواب دے گا۔

نوٹ

طریقہ۔ عامل معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے اور اس کو پہلے سے بتا دے کہ جس وقت میں ہاتھ پاس کروں معمول دل میں کہے۔ مجھ پر مقناطیسی خواب غالب آجائے اس وقت عامل اور معمول کا دعویٰ ان کی طرف نہ جہنا چاہیے کیونکہ اس کی سمجھ ضرورت ہے۔ عامل اپنی آنکھیں معمول کی آنکھوں میں ٹاڈ دے اور اس کو ہدایت کر دے کہ ملک نہ جھپٹے۔

آنکھوں کی کشش اور ہاتھوں کی طاقت سے معمول پر مقناطیسی خواب بہت جلد غالب آجائے گا۔ اور معمول بے ہوش ہو جائے

مکرمہ میں چوں کہ مندرجہ ذیل چار طاقتوں سے کام لیا جاتا ہے۔

۱۔ دماغ ۲۔ بصارت ۳۔ نفس ۴۔ قلب۔

لہذا ان کو طاقتور بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء معمول کرے تو اچھا ہے اور مفید ہے۔

دماغ کھلے۔ مغزیات دماغ دودھ، تازگی، اثرات، نادری، منز، تم کدو۔ استعمال کرے۔ عطر سونگے باؤں میں بادام دھن لکھے۔ عینا کو رقیق سے پرہیز کرے۔

بصارت کھلے۔ مغزیات بصر، داربینی، سیاہ مریچ، بادیاں، زعفران، انار، شکر، بڑھ دیکھے، بارخ کی سیر کرے۔ پھولوں سے طبیعت خوش کرے۔ آگ کی طرف زیادہ نہ دیکھے سورج کو بھی زیادہ نہ دیکھے۔ کثرت جامع سے پرہیز کریں۔

نفس کھلے۔ اس کے لئے سب سے زیادہ دو مان غذا مین مویشی اور واگ وغیرہ ہے۔ اچھے کھانے سے نفس و نظار دیکھے۔ جاب کھانے کی سیر کرے گویا ہر حال میں اپنے دل کو خوش رکھے۔

قلب کھلے۔ مغزیات قلب، زعفران استعمال کرے۔ امروہ اور انار شیریں بنی مغزیات قلب کے لئے مفید سے پان، کھجور، لکڑی، تر بندہ وغیرہ اچھی چیزیں ہیں۔

مکرمہ گرام میں میوں کا عرق میں بہت زیادہ دھواں ہے۔

ہے۔

اگر عامل یہ خیال کرے کہ میں کمزور ہوں تو وہ ضرور ان چیزوں کو بابر استعمال کرتا رہے تاکہ اس کی قوت کسی حال میں بھی کم نہ ہو۔ اگر عامل کمزور ہیں نہ ہو تو بھی وہ ان ادویات اور معریات کو استعمال کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں نامزدہ ہی ہوتی ہیں اور عامل کو بہت جلد طاقتور بنادیں گی۔ جس کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ اپنی بہت سے کام سے کام لے سکے گا۔

مصرعہ کا عامل ایک اشارے سے بہت سے کام لے سکتا ہے۔ وہ خود کسی دیر میں غیر کو بھی اپنا بنا سکتا ہے۔

وہ کبھی بھی کر سکتا ہے۔ مصرعہ کا عامل نیک طبیعت کا کامیاب چاہیے۔ جہاں تک ہو سکے عامل دامت باذی اختیار کرے اور دروغ گوئی سے حتی الامکان گریز کرتا رہے۔

مصرعہ مکینے کے اور بھی بہت سے تانے ہیں۔ مگر جو قاعدہ نہایت آسان اور سہل تھا۔ وہ اس کتاب میں لکھ دیا گیا ہے۔ مصرعہ کے عالم کو چاہیے کہ وہ معمول سے مشد کے نمبر اور کوئی پرنسپل مسالمت کا بابت برکو مرکز کچھ نہ دریافت کرے اور نہ کوئی شخص حال کو ان دو باتوں کو دریافت کرنے پر مجبور کرے۔

مصدقہ رازوں کی بابت بھی معمول سے کچھ دریافت نہ کرے وہ

نہ بتائے گا۔

مثلاً اگر کوئی شخص دریافت کرے کہ میں کس دن مرناؤں گا یا کب مردوں گا۔ اس قسم کی باتیں معمول سے قطعاً نہ دریافت کرنی چاہیے۔

معمول کو زیادہ دیر تک بے ہوش نہ رکھنا چاہیے۔ اگر معمول گہرے خواب میں ہو تو اسے ہاتھ پاس کر کے اس کو خود ہی ہوشیار کرینا چاہیے۔ ورنہ اگر معمول زیادہ گہرے خواب میں نہ ہو تو وہ خود ہی ہوشیار ہو جاتا ہے اور عامل کو اسے زیادہ ہوشیار کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

جادو اثر برقی گرفت یا محبت کا تیر

اس کے لئے بھی آنکھوں کی قوت بڑھانے کی ضرورت ہے اس میں اور مصرعہ میں فرق دراز سا ہی فرق ہے۔ اس کا عامل جب پوری طرح عامل ہو جائے گا۔ تو اس کا زندگی کا حال عیش و عشرت ہوگی دنیا میں اس عزت اس کی وقعت بہت زیادہ ہو جائے گی۔ وہ اپنی آنکھ کے ایک امنے سے (اگر وہ چاہے) جس کو بھی چاہے طلب کر سکے گا۔

اگر اس کا عامل اپنے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر
 بائیں کرے گا۔ تو اس کے دشمن کا دل اندر کو ہٹے گا۔ وہ
 اپنے محسوس کرے گا۔ کہ اس کے جسم میں کسی نے آگ کا دی وہ
 اپنی طبیعت میں بے چینی اور اضطراب میں محسوس کرے گا۔
 عامل سے اس کا دشمن کہیں نہ آنکھ نہ ملا سکے گا۔ عامل اپنی آنکھ
 کے ایک انداز سے اس سے اپنی مرضی کے موافق کام لے
 سکے گا۔ وہ جو چاہے گا۔ اس کی زبان سے کہہ سکے گا۔
 اگر کوئی شخص اس سے ملنا چاہے تو وہ اپنی کشش میں
 جادو اثر برآ کر کشش یا جبت لے کر اس کو اپنے قبضے
 میں نہایت آسانی سے کر سکتا ہے۔ برقی کرنٹ نہایت عجیب و غریب
 جبت کا اثر ہے۔ اس کا کارخانہ نہیں جاتا۔

ایک دفعہ اس کے عامل نے اس سے اپنے دشمن
 کو اس قدر رام کیا کہ وہ اس کے تلامذوں پر گرنے لگا۔ جبت سے
 لئے یہ قوت بہت زیادہ مفید ہے۔ اس کا عمل ہی نہایت ہی
 آسان ہے۔ نہ کچھ پڑھنے کی ضرورت ہے نہ کچھ لکھنے کی ضرورت
 صرف ایک عمل طریقہ ہے اور اسی طریقے سے عامل اپنی قوت
 بڑھا سکتا ہے۔

یہ قوت چاند کی روشنی سے بڑھتی ہے۔ اور عامل چاند کی
 لاٹھ سے ہی رات کے وقت اپنی طاقت بڑھاتا جاتا ہے اور وہ

دقت رفتہ رفتہ اپنی طاقت اس قدر بڑھا پاتا ہے کہ پھر
 اس کا کارخانہ نہیں جاتا۔ قندی آغاز میں تو بہت نوجوان
 عمل شروع کر دیتا ہے۔ مگر کچھ عرصہ بعد اس کا شعور پورا
 ہو جاتا ہے تو وہ ہلکا جاتا ہے۔

قندی کو اپنا شوق ہر وقت تازہ رکھنا چاہیے۔ اور وہ اپنا
 برقی کرنٹ آہستہ آہستہ بڑھاتا رہے۔ جب وہ پورا عامل
 بنے گا۔ تو اس کا جبت کا تیر ٹھیک نشانہ پڑے گا۔
 دوسرے سبق میں ہم نے بتا دیا ہے کہ مسریم کے طریق
 پر کیم ٹک آنکھوں کی مقناطیس قوت بڑھائی جاتی ہے۔
 اس سبق میں ہم برقی کرنٹ کا طریقہ دوج کرتے ہیں۔

پہلا طریقہ

چاند کیا ہے دراصل ایک مادی شے ہے جو ہماری زمین کی
 اصل ایک ہے۔ وہ بذات خود چمک دار نہیں بلکہ سورج
 کی روشنی سے اس کو چمکدار بنا دیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پہلی دوری، قمری اور چوتھی دوری کو
 بصورت ہلال نظر آتا ہے۔ بعد ازاں پانچویں، چھٹی، ساتویں
 اور آٹھویں کو نصف دائرے کی شکل میں ہو جاتا ہے اور اسی

بند پورا پاند میں ماہ کامل بن جاتا ہے۔ میں اس کا مطلب

یہ ہوا کہ تاریخ کے ساتھ پاند میں تبدیلی

ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں خیال

کرنا چاہیے۔ کہ جتنے مہرے پر آفتاب عاتاب

کی کرنیں پاند پر پڑتی ہیں۔ اتنا ہی مہرے

اس کا روشن اور منور ہو جاتا ہے اور

چمکنے لگتا ہے۔ اگر پاند بذات خود روشن

یا منور ہوتا تو اس کی شبیلیں ہرگز ہرگز

نہ بدیتی شال کے طور پر سوچ کر

وہ بذات خود روشن ہے۔ اس کے

وہ پورا ہی چمکتا ہے اس کی شکل میں

پاند کی طرح بغیر تبدیلی واقع نہیں ہوتا

اگر وہ تاریک ہوتا تو اس کی شکل ہی

پاند کی طرح تبدیل ہوتی اور وہ پاند کی طرح ۲۴۔۳۰ تاریخ کو نظر

نہ آتا۔

اس کا یہ مطلب ہوا کہ سوچ کی اس روشنی سے جو پاند پڑنے

کے بعد ہماری زمین تک پہنچتی ہے ہم اس روشنی سے اپنا برقی

کوش پیدا کر سکتے ہیں۔

۱۔ عمل دس تاریخ کے بعد سے شروع کرنا چاہیے۔ اور ۲۲ تاریخ

کے عمل کرتے رہنا چاہیے۔ پاند کی روشنی سے آنکھوں کی طاقت

بڑھ جائے گی۔ اور بہت کا قریب بہت جلد حاصل ہو جائے گا جو بہت

عمل ثابت ہوگا۔

طرز لقیہ۔ پنگ پر لیٹ جاؤ اور اپنی نگاہیں پاند پر گاڑ دو مگر

پنگ نہ جھپکے جتنے عرصے تک آپ پاند سے آنکھیں ملا سکیں ملائیں

اور خوب غور سے اس کو دیکھنے کی کوشش کریں۔

یہ عمل اس وقت کرنا چاہیے جبکہ خواب بالکل سبب ہو رہی ہو

اور تھکاوٹ تمام قوتوں ایک ہی طرف لگ جائیں۔ اور وہ تم کو

جہاد کی مرضی کے مطابق کام دیں۔

اس طرح تم بہت جلد کامیاب ہو جاؤ گے۔

پہلے دوسرے دن تو تم بہت جلد تنگ جاؤ گے اور تھکاوٹ آنکھوں

کے گرم گرم پانی نکلنے لگے گا۔

دو دن برابر کوشش کرتے رہو۔

جب تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ ایک گفتہ کامل اس سے

آنکھ سے نکلتے اس وقت پاند تاریک بالکل بدل جائے گا

اور تم کو بالکل سرخ نظر آنے لگے گا۔ اس حالت میں یہی

عمل اپنا عمل جاری رکھو۔ تھوڑے دنوں کے بعد جب تم پاند

کی روشنی سے لگاؤ اٹھا کر دیکھو گے اس کا قرعہ تنگ بدل جائے گا

اور پاند کی روشنی بالکل نظر آنے لگیں گی اور کئی دن

اس کی غلطی ہے جو وہ تدریج کی دی ہوئی طاقت سے کوئی مفید کام نہیں لیتا اور دوسروں کی خوشامد اودھت کرتا ہوتا ہے۔

طریقہ۔ دوپہر کو جبکہ سورج اپنی پوری تیز رفتاری کے ساتھ آسمان پر چل رہا ہو اس وقت اس سے آنکھ ملاؤ اسے دوسرے دن تو اس کو ایک منٹ بھی دیکھنا مشکل ہو جائے گا۔ اور جب اس کی طرف دیکھو گے آنکھوں میں پانی بھر آئیگا آنکھوں کے اندر اور تاریکی چھا جائے گی۔ دماغ جگرانے لگے گا۔

جوں جوں دن گزرتے جائیں گے مٹھاری نظاریں پختہ ہوتی جائیں گی دماغ دہے کر سینک دکا کر ہرگز ہرگز سورج کی طرف نہ دیکھیں ورنہ بینائی سلب ہونے کا خطرہ ہے دوپہر جب آنکھ ملا کر سورج کی طرف اسے شائیں تو اپنی آنکھیں بند کر کے دوبارہ سورج کی طرف ان دونوں آنکھوں کو بند کر دو تاکہ بند آنکھوں پر ہی سورج کی کرنیں پڑ سکیں۔

اس عمل سے آنکھوں کی تکالیف جلد از جلد رفع ہو جایا کرے گی اور خطرے کا یہی اندیشہ نہ رہے گا۔

دورانہ ایک منٹ بڑھاتے جاؤ۔ یعنی پہلے دن پانچ منٹ نکالو جائی ہے تو دوسرے دن ۶ منٹ۔ تیسرے دن ۷ منٹ چوتھے دن ۸ منٹ پچھلے عرصے سے سورج سے آنکھ ملاؤ اتنے ہی عرصے

دنوں تک نہیں بند کر کے ہی اس وقت دیکھو جب ایک گھنٹہ کامل سورج سے آنکھ ملا سکو گے اور مٹھاری پلکیں نہ چپک سکیں۔ اس وقت سمجھ لیتا کہ آپ پوری طرح سن ادا تیزم کے حامل ہو گئے اتنے عرصے نگاہ مٹھانے سے مٹھاری آنکھوں میں مقناطیس قوت پیدا ہو جائے گی۔ اور تم یہ محسوس کرو گے کہ کوئی چیز مٹھا رہی ہے اس سے آنکھوں کی راہ سے گزرتا سورج کی طرف جا رہی ہے دشمن کی ایک لائن بن جائے گی جو مٹھاری آنکھ سے لے کر سورج تک بند ہوگی۔

یہ مٹھاری آنکھ کا برقی کرنٹ ہے جو تم نے حاصل کر لیا ہے اس کرنٹ سے بہت سے کام لے سکتے ہیں۔

بیاداریوں کو تادم پہنچ سکتا ہے۔ دشمن اور معشوق میل و

مبارداری ہو جاتا ہے جنگی طرف آپ محبت سے دیکھیں گے وہی

جنگ کی طرف کھینچ آئیگا۔ اور جس کو آپ تمہاری فکر سے دیکھیں گے وہ

آپ کے دماغ میں آجائے گا۔ وہ تمہارے کانپنے لگے گا۔ اس کے دل

آپ کا خوف پیدا ہو جائے گا۔ وہ آپ سے ڈرنے لگے گا۔ آپ

پر کافور یا کوئی اور چیز دیکھ کر اس کو اپنے برقی کرنٹ سے آشنا

ہونے کی سطح سے بلند کر سکو گے اور حرکت پڑے سکو گے۔ اس طرح بہت

فائدہ اس برقی کرنٹ میں موجود ہیں جن کو محبت کا قریبی کہا

سکتا ہے۔

تعارف اندیشی کا خوفناک منظر

عامل کی خودکشی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مسووم ایک محراب سے گزر رہا تھا کہ وہ مسووم کا یہی عامل تھا برق کرٹ بھی حاصل کر چکا تھا۔ گویا وہ اپنے کام میں بالکل طاق تھا۔ اس کو اپنی مقناطیسی طاقت پر بہت ناز اور زبردست فخر تھا۔ وہ خیال کرتا تھا کہ اس کی طاقت کے سامنے دنیا کا تمام طاقتیں بیچ ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی طاقت سے ناممکن کام بھی ممکن کر دکھا سکتا تھا۔ اس وقت جبکہ وہ محراب سے گزر رہا تھا اس نے ایک کنوئیں پر چھ سات آدمی دیکھے جو زرد رنگ کر کوئی چیز کو توڑ میں سے نکال رہے تھے۔ جو کہ گڑبڑیں تھیں۔ وہ شخصیں ان کے قریب پہنچ گیا۔ اور حیرت سے ان کا تشہد دیکھنے لگا۔ کوئیں میں وہ مال یمنی پڑ کر پڑا تھا۔ جس میں پانی نکالنے کے ڈبے سسکے ہوتے ہیں۔ وہ تمام آدمی اگرچہ زور لگا رہے تھے مگر وہ پھر بھی نکلنے کا نام بھی نہ لیتا تھا۔

یہ دیکھ کر عامل صاحب کو غصہ آگیا وہ اچھل کر ان کے قریب پہنچا اور کہا۔ تم سب ہٹ جاؤ۔ میں اکیلا ہی اس کو نکال دوں گا۔ لوگوں نے عامل کو دیکھا نہ خیال کیا۔ مگر عامل کا غصہ بڑھ چکا تھا۔ لہذا کوئی بات نہ نظر رکھتے ہوئے تمام آدمی اس جگہ سے ہٹ گئے عامل صاحب کو کچھ کے پاس پہنچے اور غور سے کوئیں کی طرف دیکھا اس میں دو عامل وہ

پڑا ہوا تھا۔ عامل نے اپنی آنکھوں کی برق طاقت سے کام لینا شروع کر دیا۔ وہ بہت ذہن کی چیز تھی۔ اس نے اپنی آنکھ کی مقناطیسی طاقت سے اس کو ادھر کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ اور بہت کچھ کامیاب ہی ہو گیا۔ جس وقت وہ کنوئیں کے کنارے کے قریب آگئی تو عامل نے اپنی آنکھ کے جھٹکے سے اس کو باہر نکال دیا۔ اس عمل سے اس کی دونوں آنکھیں باہر نکل پڑیں۔ اور وہ بالکل اندھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غیر آنکھوں کے تھا۔ اس کی آنکھوں کی جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس نے ایک چینگ ماری اور اسی جگہ سر ٹکرائے لگا۔

وہ شخص اس جگہ اپنا سر ٹکڑا ٹکڑا کر مر گیا اور اس کا کام تمام ہو گیا۔

صوبہ بنگال کا کالا بادلو

اکڑ آپ نے سنا ہوگا کہ بنگال میں آجکل بھی اس قسم کے آدمی ہیں جو اپنے بادلوں کے اثر سے لوگوں کو نیند اور کھلی دینہ بنا دیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا میں بادلوں کا اصل کوئی شے ضرور ہے مگر اس کو کتنا مشکل ہے۔ جو شخص ایک دفعہ بادلوں پر را کر جاتا ہے وہ قریب و غریب آدمی بن جاتا ہے۔ اگرچہ ہمارے مذہب میں بادلو

نفل سے اور اس عجیب و غریب حکمت سے دوست بن جائیں گے وہ ہرگز ہرگز تم کو دشمن کی نگاہ سے نہ دیکھیں گے۔

دشمن کو نرمی اور احسان سے مارنا چاہیے۔ دانائی اس کا نام ہے۔ یہ عرف اس وجہ سے لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ عمل یعنی کالا بادہ وہ جسے دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے مت سیکھو۔ اگر تم نقصان پہنچانا چاہو گے تو اس صورت میں دوسروں کو نقصان تو ضرور پہنچا سکو گے۔ مگر ایک دن سب کو مرنا ہے۔ اور نگاہ و ثواب کے سوال و جواب ضرور ہوں گے۔ اس لئے دوسری دنیا کے لئے بن کہ اپنے ساتھ لو۔ دنیا میں نیکی کرو۔ اور اس کا پھل تم کو ضرور ملے گا۔ اگر تم کسی پر احسان کرو گے تو خدا تم پر احسان کرے گا۔ وہ بڑا بڑا مال ہے۔

طریقہ

اگر کوئی ۱۰ یا ۱۱ یا ۱۲ روز کے قریب ہو تو رات کے ۱۱ بجے پانی پھرے اور دھوا کے کھانے سے بیڑ کر اپنے دونوں پاؤں اس میں دھو کر اور وہ لکڑیوں تک پانی میں ڈوبے وہی۔

لیکن یہ عمل اگر چند ہی عوارض سے شروع کرو اور برابر چالیس دن تک کرتے رہو چالیس دن کے بعد یہ عمل ختم ہو گا۔

وہی وہ لکڑی آگے۔ سا۔ آگے سا ایک سو پچیس بار پڑھو اور اپنی آنکھیں پانی کی سطح پر رکھ کر اس کو غور سے دیکھتے رہو اور بے خوف و

خطرہ عمل پڑھتے رہو۔

پہلے روز تو کچھ نہ معلوم ہو گا مگر ماں آتنا ضرور ظاہر ہو گا۔ کہ تمہارے دونوں کانڈھے اس وقت تک ذرا بوجھل معلوم ہوں گے۔ جب تک وہ عمل نہ ختم کر دے گے۔ ایسا معلوم ہو گا کہ کوئی چیز آپ کے کانڈھے پر سوار ہے اور وہ آپ کو پانی میں دھکیں رہی ہے۔ تم بالکل نہ گھبراتے اور کیسوی کو نظر رکھتے ہوئے عمل جاری رکھنا۔ جب تک ختم نہ ہو جاوے نہ تو کسی اور طرف دیکھنا اور نہ کسی سے بولنا کیونکہ ان دونوں صورتوں میں نقصان کا اندیشہ ہے۔ جب تم عمل شروع کر دو۔ اس وقت اگر کتھا ہی ضروری کام کیوں نہ ہو عمل ختم کرنے سے پہلے ہرگز ہرگز نہ اٹھنا اور نہ بات کرنا۔ عمل کو ادھورا چھوڑنا ناکامی کی علامت ہے۔

دوسرے دن پھر باز اور وہ عمل ۱۳ بار پڑھو۔ قیامت دن ۱۷۵ چوتھے

دن ۱۵۵ پانچویں دن ۱۷۵ چھٹے روز ۱۷۵ ساتویں روز ۱۷۵ آٹھویں روز

۱۹۵ نویں روز ۲۰۵ دسویں روز ۲۱۵ گیارہویں دن ۲۲۵ بارہویں دن

۲۳۵ تیرہویں دن ۲۴۵ چودھویں دن ۲۵۵ پندرہویں دن ۲۶۵ سولہویں

دن ۲۷۵ سترہویں دن ۲۸۵ اٹھارہویں دن ۲۹۵ انیسویں دن ۳۰۵ بیسویں

دن ۳۱۵ اکیسویں دن ۳۲۵ بائیسویں دن ۳۳۵ تیسویں دن ۳۴۵ چوبیسویں

دن ۳۵۵ پچیسویں دن ۳۶۵ چھبیسویں دن ۳۷۵ ستائیسویں دن ۳۸۵ اٹھائیسویں

دن ۳۹۵ انیسویں دن ۴۰۵ تیسویں دن ۴۱۵ اکیسویں دن ۴۲۵ بیسویں

دن ۴۳۵ اٹھائیسویں دن ۴۴۵ اٹھائیسویں دن ۴۵۵ اٹھائیسویں دن ۴۶۵ اٹھائیسویں

دن ۲۵ م تیسویں دن ۲۵ م چوتھیں روز ۵۵ م پنتویں دن ۶۵ م چھٹیوں
 دن ۷۵ م سبھیوں دن ۸۵ م اٹھویں دن ۹۵ م آٹھویں روز ۱۰۵ م اور
 چالیسویں دن ۱۱۰ م ایک ہزار گویا چھٹے دن ۱۲۵ م سے شروع کرو اور روزانہ
 ۱۰ برساتے رہو۔ مگر آخری دن چالیسویں دن ایک ہزار مربع پڑھو
 ۱۔ اس قدر پڑھنے میں محو ہو جاؤ کہ خود کو بھی بھول جاؤ۔ ایسے بن
 جاؤ۔ کہ گویا دنیا پر تم موجود ہی نہیں۔ جب تک عمل ختم نہ ہو
 جائے۔ آکھ پانی پر سے نہ پھاؤ اور اگر ممکن ہو تو بیک بھی نہ
 جھپکے دو۔ نقشہ ملاحظہ ہو اس میں عمل کی تعداد اور روز کی گنتی کے
 ساتھ پانی کے انقلابی رنگ کو بھی واضح طور پر ظاہر کر دیا گیا ہے۔

دن	تعداد عمل	پانی کا انقلابی رنگ
پہلا روز - ۱	۱۲۵	کوئی تبدیل نہیں
دوسرا روز - ۲	۱۳۵	"
تیسرا روز - ۳	۱۴۵	"
چوتھا روز - ۴	۱۵۵	"
پانچواں روز - ۵	۱۶۵	"
چھٹا روز - ۶	۱۷۵	ہلکا گلابی معلوم ہوگا
ساتواں روز - ۷	۱۸۵	ذرا تیز گلابی "
آٹھواں روز - ۸	۱۹۵	بہت تیز گلابی "

دن	تعداد عمل	پانی کا انقلابی رنگ
نواں روز - ۹	۲۰۵	نارنجی نظر آئیگا
دسواں روز - ۱۰	۲۱۵	بادامی "
گیارہواں روز - ۱۱	۲۲۵	ہلکا بادامی "
بارہواں روز - ۱۲	۲۳۵	گہرا بادامی "
ترہواں روز - ۱۳	۲۴۵	بہت ہی گہرا بادامی
چودھواں روز - ۱۴	۲۵۵	سرخ نظر آئیگا
پندرہواں روز - ۱۵	۲۶۵	ہلکا سرخ "
سولہواں روز - ۱۶	۲۷۵	زیادہ سرخ "
سترہواں روز - ۱۷	۲۸۵	خون کی طرح سرخ
اٹھارہواں روز - ۱۸	۲۹۵	خون سے زیادہ سرخ
انیسواں روز - ۱۹	۳۰۵	تھوڑا عسلا
بیسواں روز - ۲۰	۳۱۵	زرد
اکیسواں روز - ۲۱	۳۲۵	سبکی
بائیسواں روز - ۲۲	۳۳۵	دھاق
تیسواں روز - ۲۳	۳۴۵	نیلا
چوبیسواں روز - ۲۴	۳۵۵	نیلگوں
بچیسواں روز - ۲۵	۳۶۵	درھیا
چھبیسواں روز - ۲۶	۳۷۵	سیاہ

شاہیوں روز - ۲۷	۳۸۵	بانگن کالا
انٹالیوں روز - ۲۸	۳۹۵	" "
اتسویں روز - ۲۹	۴۰۵	" "
قیسویں روز - ۳۰	۴۱۵	" "
اکتوبریں روز - ۳۱	۴۲۵	پلا
بیشویں روز - ۳۲	۴۳۵	پلا پلا
تیسویں روز - ۳۳	۴۴۵	کپاس
چوتھویں روز - ۳۴	۴۵۵	کپاس
پنجمیوں روز - ۳۵	۴۶۵	"
چھٹیوں روز - ۳۶	۴۷۵	سرخ
سینچویں روز - ۳۷	۴۸۵	"
دسویں روز - ۳۸	۴۹۵	خون کی طرح سرخ
انٹالیوں روز - ۳۹	۵۰۵	" "
جالیوں روز - ۴۰	۱۰۰۰	" "

مندرجہ بالا تاریخوں میں پانی کے انقلاب رنگ کی جو حالت ہوگی وہ آپکو معلوم ہوگی۔ جالیوں روز پانی بالکل سرخ نظر آئے گا۔ اور دریا میں جوش و تلاطم پیدا ہو جائے گا۔ طغیانی آجائے گی۔ تمام دریا کا پانی اپنے نلے سے نکلتا ہوگا۔

ان دنوں میں عجیب و غریب دھواؤں شکیں تم کو ہرزہ نظر آئیں گی۔ ان کو دیکھ کر ڈرنا اور مل کر اوجھڑنا دوست نہیں دہ نہ نہایت ہی خطرے کا اندیشہ ہے۔ ممکن ہے کہ بیان سے ہاتھ دھنا پڑے۔ اسی دن سے تم ننگار کے لگے جادو کے عامل بن جاؤ گے اور اس سے عجیب و غریب کام سے لگو گے۔

وہی منتر جس کی طرف پڑھ کر بھونک مارو گے وہی تمہارا غلام بن جائے گا۔ حاکم مہربان ہوگا۔ طبیعت چشاش بکاش رہے گی۔ اس کے عامل کو چاہیے کہ وہ اپنے خیال بلند رکھے اور پھولی پھولی باتوں کو ہرگز ہرگز اپنے دل میں جگہ نہ دے کسی کو غلط سے اپنا دشمن نہ خیال کرے اگر کوئی دشمن بھی ہو تو بھی اس کو تین بار سات کر دے اور اس سے انتقام نہ لے کسی ماندار دوست پر میں اپنے صل کا ماندار ظاہر نہ کرے۔

محبت پیدا کرنے کیلئے کالا جادو

اگر کوئی شخص اگر کہے یا خود کسی سے محبت کرنا چاہو تو پانچ کی پہلی تاریخ کو صوم ہانزار سے لادو اور اس کے دو تیلے بناؤ۔ ایک کی فصلی عورت کی سس ہو اور دوسرے کی مرد کی طرح عورت پر مشق کا نام اور مرد کی چھاتی پر عاشق کا نام سوئی سے کھود دو۔ اپنے سے ایک کوہ تجویز کرو مگر اس کی میانی شرتا غریبا اور چوڑائی شاد بنوگا ہونی چاہیے۔

ماشق کے تیلے کو مشرق دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو اور اس کا
منہ مغرب کی طرف ہونا چاہیے۔ اور مشرق کے تیلے کو مغرب دیوار
کے ساتھ کھڑا کر دو۔ اس کا رخ مشرق کی طرف ہونا چاہیے۔ اور
عالم خود شمال کی طرف بیٹھ جائیے۔ ایک ہزار مرتبہ دونوں کے
درمیان بچہ کر دہی کالا بادو پڑھے اور دونوں کو تھوڑا ستور آگے
کو سرکائے۔

ان کو آگے بڑھانے سے پہلے افادہ لکھنا چاہیے۔ کہ ان کو
اتنا بڑھایا جائے کہ پندرہویں روز دونوں تیلے کمرے کے درمیانی نقطے
پر آکر مل جائیں۔

اگر ممکن ہو تو کمرے کو ناب کو برابر کے دو حصوں میں تقسیم کر کے
نشان لکھنا چاہیے۔ اور درمیانی نشان پر اس تم کا نشان لکھ دے تاکہ
یہ معلوم ہو جائے کہ کھان شمس پر پندرہویں روز دونوں تیلوں کو آپس
میں مل جاتا ہے۔

روزانہ ایک ہزار مرتبہ کالا بادو پڑھے اور ان تیلوں کو آگے بڑھاتا
جائے یہ کمرہ صرف پندرہ دن کے لئے مقرر کریں اس میں کسی دروازے
آدمی کا داخل نہ ہونے دیں۔ جاتے وقت قفل کر دیں۔ اور تیلوں کو
اسی جگہ چھوڑ دیں۔ جہاں تک کہ وہ بڑھائے گئے ہیں۔ یہ عمل نصف
شب گزر جانے کے بعد شروع کرنا چاہیے۔

یہ عمل دہی شمس کر کے لگا۔ جو پورے پالیس روز تک

دیا میں بیٹھ کر اپنا چلہ پورا کر چکا ہو اور اس صبح کی
روسی کو تسخیر کر چکا ہو۔ پندرہویں دن جب وہ دونوں
آپس میں مل جائیں تو گز بھر گھبرا گھبرا کھودو اور
دونوں تیلوں کو اس گز سے میں اتار دو کہ دونوں
کی چھپائیاں آپس میں مل رہی چاہیں۔

ان دونوں گز سے میں اتارنے کے بعد منی آستہ
آستہ دوائیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ دونوں
تیلے علیحدہ نہ ہو جائیں۔ منی ڈال کر زمین کو چھوڑ
رہو۔ اور اوپر سے نیچ کر زمین برابر کر دو۔

اس جگہ پر ایک سایہ سا نقشہ آئے گا۔ جو اس جگہ
لٹ پوٹ کر اس کی جگہ زمین میں جذب ہو جائے گا
وہی سایہ اپنا اثر دکھائے گا۔ اور طالع و مطلوب
کے دل میں محبت پیدا کرے گا جب تک کہ وہ
دونوں تیلے اس جگہ دفن رہیں گے اور جب تک
ان دونوں کو علیحدہ چنیدہ نہ لیا جائے گا محبت
ہرگز ہرگز کم نہ ہوگی۔ بلکہ روزانہ اضافہ ہوتا ہی
جائے گا۔

اگر محبت قطع کرنی ہو تو وہ جگہ کھودیں اور دونوں
تیلوں کو نکال کر دریا میں پھینک دیں اسی دن سے

بہت کا اثر دونوں کے دل سے نفسی ذرائع ہو جاتے گا۔

نفاق ڈالنے کیلئے کالا جادو

اگر کسی میں نفاق ڈالنا ہو یعنی عاشق و معشوق کے مابین کرانا منظور ہو تو بہن صوبہ بنگال کا کالا جادو اس سے زیادہ مفید ثابت ہو گا۔ اس کا طریقہ بالکل آسان ہے اور پہلے طریق سے اگرچہ سمجھتا جلتا ہے مگر پھر بھی اس میں شورو بہت فوق ضرور ہے۔

طریقہ ملاحظہ ہو

ایک کمرہ اپنے لئے تجویز کرو۔ اور بازار سے مرد خرید کر لانا اس کو گرم کر دھرم کرنے کے بعد ایک عورت اور ایک مرد کا چٹلا بنانا۔ مگر مرد کا چٹلا عورت کے چٹے سے کچھ قدر بلند اور تنومند ہو چاہیے۔ جب دونوں چٹے تیار ہو جائیں تو مرد کی چٹائی پر عاشق کا نام اور عورت کی چٹائی پر معشوق کا نام سون سے لک سے لکھو۔ اور کمرے کے درمیان مرد اور عورت کو چٹائی سے چٹائی ملا کر کھڑا کر دو مرد کا منہ مشرق کی طرف ہو بدھرت سے سورج نکلتا ہے اور

عورت کا منہ مغرب کی طرف جس طرف کہ سورج روزانہ شام کے وقت اپنی تمام مسافت طے کرنے کے بعد مغرب ہو جاتا ہے۔

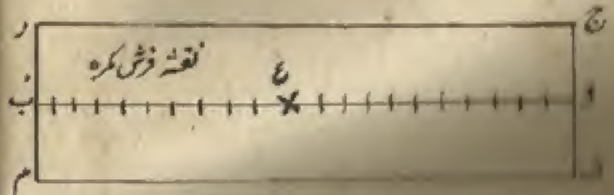
یہ عمل ۱۴ تاریخ کو شروع کر دیا جب کہ چاند گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ بطور سابق نصف شب گزرنے کے بعد اس کمرے میں داخل ہو جاؤ۔ مگر اور آدمی ہرگز ہرگز ہتھارے ساتھ نہ ہو۔ اور نہ عمل کرتے وقت کسی اپنے یا غیر آدمی کی آواز کان میں آئے۔

اس کام کے لئے تو کوئی ایسا مکان ہونا چاہیے جو آبادی سے خورا دور ہو۔ اور اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ کوئی نام رست وقت ضائع کرے گا۔

رات کے چار بجے کالا جادو آگے۔ سا۔ آگے سا پورے ایک ہزار مرتبہ پڑھو اور پڑھنے کے بعد دونوں چٹائیوں کو کچھ علیلہ علیلہ نام لے کر دو۔ میں نے پہلے بتا دیا تھا کہ کمرے کو بار بار کے ۳ حصوں میں تقسیم کر کے نشان بنا دینے چاہیے۔ لیکن چٹائیوں کو آگے پیچھے برسمانے میں تسلی کا اندیشہ ہے۔ احتیاط ضروری ہے۔ اور ان کو درست طور پر آگے پیچھے کیا جائے۔

شال کے طور پر فوس کر دیکر ۳۰ گز لمبا ہے تو اس

کرے کے فرش پر ایک ایک گز کے بعد نشان لگا دو تاکہ
یہ معلوم ہو سکے کہ اس جگہ منفعت کمرہ ہو گیا ہے۔ شکل
ملاحظہ ہو۔



اگرچہ کمرہ دو حصوں میں تقسیم ہے اس کے پہلو جوں
کہ دو بار کے حصوں میں ج و اور اور میں تقسیم کرے
اور نشان لگا دیا پھر اس کے دوسرے پہلو دم کو تقسیم
بار کے حصوں میں تقسیم کر دینی دے اور ہمیں تقسیم
کر کے یہ نشان لگا دو پھر اور دے ایک یہ خط
ہو گا اور دے کہ ایک نشان کے ذریعے ملا دو پھر اس
نشان کے نشان کے تقسیم کر۔ اور درمیان تقسیم
کر کے کہ ایک نشان لگا دیا اس کے کافقہ مرکز
ہو گا۔ اس کے ان نشانوں پر شروع کرو اور ایک
نشان کے ایک نشان کے برابر نشان۔ پندرہویں دن ایک
نشان کے مقام پر پہنچ جائے گا۔ اور دوسرا قلاب مقام پر
پہنچ جائے گا۔

گویا چاند کی ۳۰ تارینج کو جب کہ چاند مطلق بھی نظر
آئیں آئے گا۔ اس وقت یہ دونوں چنے و اور ب مقام
پر پہنچ جائیں گے۔

عامل ایک گز کا و مقام پر گز بھر گہرا کھودنے اور دوسرا
گز کا مقام ب پر گز بھر گہرا کھودے۔

جب دونوں گز سے کھد جائیں تو اقل مرد کے چنے کو
کھدے میں اتار کر اس کا منہ دوسری طرف کر دے اور اوپر
سے مٹی ڈال دیں پھر دوسرے گز سے چنے کو
اتار دے اور اس کا منہ دوسری طرف کر دے اور اوپر سے
مٹی ڈال دے۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ دونوں چٹوں کی کھد تو
نقطہ کے طرف ہو۔ اور گویا ایک دوسرے کی طرف سے منہ
مڑے ہوئے ہوں۔ ایک مشرق کی طرف دیکھ رہا ہو اور
دوسرا مغرب کی طرف۔

دونوں کو دن کرنے کے بعد ایک سزا مرتبہ وہی کالا
بادو پڑھو۔ کائنات ختم ہے۔

جب تک ان دونوں چٹوں کو ان کی جگہ پر سے اٹھ کر
دوبارہ بدستور بدربارہ عمل نہ ملایا جائیگا۔ عاشق و معشوق میں برکت
لاپ نہ ہوگا۔ ان کا ہمیشہ کے لئے قطع تعلق ہو جائے گا۔

حیرت انگیز ہینٹائیزم کی ماہیت

ہینٹائیزم۔ ایک عجیب و غریب متضادی کشش ہے جس کا مادہ دماغ اور انحصار قوت ارادہ پر مبنی ہے۔

قوت ارادہ کے معنی کسی بات کو محکم میں پورا پورا ارادہ کرنا ہے۔ ارادہ

قوت ارادہ کی مثالیں

خیال کرنا کہ میں روٹی نہ کھاؤں گا۔ تو نہ کھانا خوب بھوکے مرنے یا کسی بات پر اڑ جانا اور جہاں تک ممکن ہو اس بات پر اڑنے نہ چاہا خواہ مفید ہو یا مفہر۔

اس بات کا ارادہ کر لینا کہ روٹی کھانے کے بعد پانی نہ پیوں گا یا بال نہ کھاؤں گا۔ یا ہرگز ہرگز رات کو نہ سوؤں گا۔ یا نکلاں انگلیں کو غزوہ بلاؤں گا۔ اس پر پوری پوری کشش کرنا اور اپنی بات پر آخری دم تک نہایت مستحق مزاجی سے اڑے رہنا اس کا نام ہینٹائیزم۔ قوت ارادہ پیدا کرنے کی سنت خود ہے۔ کسی بات کا ارادہ کر لینا تو اس کا پورا کرنا۔

ہینٹائیزم کے کام

اگر کوئی شخص ہینٹائیزم جانتا ہو۔ وہ کھڑا ہے اس کے قریب سے کوئی آدمی گذرے تو عامل نے کہا یہ گر پڑے وہ شخص فوراً گر پڑے گا۔

یا کسی کی طرف دیکھ کر ارادہ کر لینا کہ یہ شخص جو کچھ جانتا ہے۔ وہ معمول جائے۔ ہینٹائیزم کے اثر سے وہ شخص ہر بات قبول جائے گا۔ ہینٹائیزم اور اگر کوئی شخص اس بات کو اس کے سامنے دھرائے گا۔ بھی تو میں وہ بات ہرگز ہرگز نہ یاد آئے گی۔ وہ ہر بات سے اپنی لاعلمی ظاہر کرے گا۔

ہینٹائیزم کے اثر سے آدمی وہ باقی نفس قبول جاتا ہے۔ علم ایک نہایت ہی مفید علم ہے۔ یورپ میں عجیب و غریب واقعات اس علم سے ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

ہینٹائیزم کا عامل بہت سے تجویز کرے دیکھا سکتا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی دینی علم ہے۔ جس قدر کوئی شخص چاہے اس علم کے ذریعے اپنی طاقت بڑھا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ جتنی قوت ارادہ بڑھ جائے گی۔ اس قدر اس علم میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ اور عامل بھی خوب کامیاب ہوگا۔ ہینٹائیزم کے اثر سے چین کے ایک نامی عیار خروہس نے یورپ کے پایہ تخت لندن میں شکستہ چا دیا تھا۔ اور اس نے

اپنی اس طاقت سے ایسے عجیب و غریب کام کئے کہ غریب
سکھٹا بے پناہ یاد رکھے نامی سرافرازان اس کی اصل طاقت کا
اندازہ نہ کئے سے تاہم وہ گئے۔ وہی تو ہی اپنی اس طاقت سے
فنون میں برسر اسرار شغلیت کا پکا تھا۔ وہ اپنی طاقت سے
سب کو اپنا ہم خیال بنالیا نہایت آسان اور سہل خیال کرتا
تھا۔

ڈاکٹر فونچو میں پشیمانائیزم کی اس قدر طاقت تھی کہ وہ
جس طرف اپنی قوت ارادی کا تیر چھوڑتا تھا۔ اس کا نشانہ
فلان نہ پاتا تھا۔ ڈاکٹر فونچو نے اس قوت کے اثر سے بندرگاہ
پورٹ سید سے لے کر انگلستان کیا بلکہ تمام یورپ میں ہلکا
جا دیا تھا۔

قوت ارادی ایک عجیب شے ہے ارادہ کیا ہے۔ اس
کی قوت کا اصل عجیب ہے ارادہ واسطے برقی کرنٹ ہے اس
کا اثر کسی لائق نہیں ہوتا۔ قوت ارادی کو بڑھاؤ اور محدود
پشیمانائیزم کی کوشش کرو۔

قوت ارادی کے واسطے کا طریقہ میں نے بتا دیا ہے۔ اس کے
لئے ضرور جو ذیل باتوں کی ضرورت ہے۔

اول۔ مستقل مزاجی
دوم۔ خود داری
سوم۔ بات کی بیداری
چہارم۔ صافیت
پنجم۔ بے مکرری۔
مندرجہ ذیل پانچ باتوں پر عمل
کرو۔ مستقل مزاجی ہو۔ خود داری
اختیار کرو۔ صافیت سے کام
لو۔ اور اپنی زندگی بے مکرری
سے گزارو۔

نوٹ۔ ہر ایک پر یہ نہ ظاہر کر دینا چاہیے کہ میں پشیمانائیزم
باتا ہوں۔ کیوں کہ اس صورت میں دنیا دار بہت زیادہ تنگ
کرنے لگیں گے۔ اور وہ اس قدر پریشان کریں گے۔ کہ آپ کو
ایک منٹ کے لئے بھی فرصت نہ ملے گی۔ اس کی طاقت سریزم
کی طاقت سے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔

وہ کشش ہے۔ اور یہ ارادہ ارادہ کشش کے اثر سے کام
پورا ہو جاتا ہے۔ مگر ارادہ دل میں کسی بات کا ارادہ کیا اور وہی
کام ہو گیا۔ مثال کے طور پر بتا دیا گیا ہے۔

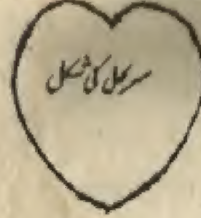
پشیمانائیزم کا طریقہ

ایک کمرہ علیحدہ منتخب کرو۔ اس کمرے میں ایک کرسی
اور ایک چوبی میز ہونی چاہیے۔ میز پر کوئی موٹی سی جلد کتاب
رکھ لو۔ اور تنہائی میں بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں
سے انگلیوں کو اندر کی طرف خمیدہ کر دینی سب انگلیوں کو ملا

کہ دونوں ہاتھوں کی چوڑی سے برابر اور کتاب سے ایک سرکل بناؤ۔

یہ سرکل بذریعہ پاس بنانا چاہیے یعنی تہارے ہاتھوں کی انگلیاں کتاب پر ہرگز ہرگز نہ لگیں بلکہ کچھ بند رکھنے کی ضرورت ہے۔

پاس کا سرکل بالکل گول دیکھنا چاہیے۔ بلکہ اس سرکل کی



شکل دل یا پان میں ہونی چاہیے۔ دونوں ہاتھوں کو اوپر ملاؤ اور پھر علیحدہ علیحدہ کرتے جاؤ۔

دونوں ہاتھوں سے یہ سرکل برابر جاری رہے اور شکل یہ ہے۔

جب سرکل بن جائے تو انگلیاں کھول کر پھیل جائے مگر اپنی نشان الف پر پھر بند کر لو اور دائرہ مانتاؤ۔

شروع شروع میں تو تہارے ہاتھ ہیئت جلد شک جابیں تھے۔ اور تم ایک قسم کی عجیب سی تکلیف محسوس کر دے مگر روزانہ یہ کام جاری رکھنا اور جیسے دل کی شکل کا یہ پان کی شکل کا دائرہ بناتے رہو۔ جب تہارا ہاتھ تھکاوٹ محسوس کرے تو فوراً دے اور تم بڑی دیر تک اپنے ہاتھوں سے سرکل کی ضرورت میں کتاب پر پاس کرتے رہے تاکہ جاؤ

اس وقت آزمائش کے لئے کتاب پر بال یا ریشم کا کپڑا رکھ کر یہ عمل شروع کرو اور ہاتھ سے پاس کرتے رہو۔

مشاہدہ۔ وہ بال اور ریشم کا کپڑا جو کتاب پر رکھا ہوا تھا۔ تھکے اس عمل سے خود بخود حرکت کرنے لگے تھے۔ اور جیسے بدھ تہارے ہاتھ گزریں تھے۔ اسی طرف یہ کپڑا اور بال حرکت کرنے کے بعد پہنچ جایا کریں گے۔

اس کا یہ مطلب ہوا کہ تہارے ہاتھوں میں قوت پیدا ہوئی ہے۔ اس وقت تہارے ہاتھوں کی انگلیوں سے اور جھٹکی سے ایک قسم کی گرم گرم ہوا خارج ہونے لگے گی۔

تہارے ہاتھ اور ان کی انگلیاں عمل کرتے وقت نہایت گرم اور حرارت خیز ہو جائیں گے۔ اگر اس وقت وہ انگلی اپنے بدن کے جس حصے پر رکھ دے تو وہ جلا دیں گے۔ لہذا عمل ختم کرنے کے بعد انگلیوں کو ہرگز ہرگز کسی جگہ نہ رکھاؤ۔ پیناٹائزیم کے اثر سے انگلیوں کے پورے نہایت ہی سخت گرم ہو جائیں گے۔

پیناٹائزیم ایک نہایت ہی وسیع علم ہے۔ اس کے اثر سے آدمیوں کو بے ہوش کر دینا۔ آدمیوں کو گرہانا۔ معشوق کو طبع و فراہ فراہ بنانا اور سنگدل سے سنگدل مطلوب کو تسخیر کر لینا بالکل آسان اور سہل بات ہے۔ پیناٹائزیم کے ہزاروں

شعبہ روزانہ ٹیچر میں آئے ہیں۔ اور باطل اچوتے مشاہدات دیکھتے جاتے ہیں۔

میں قدر بھی قوت اداوی بڑھ جائے گی۔ اسی قدر اس قوت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

ہینٹنٹیزم کا دار مدار عرف قوت اداوی پر ہے۔ قوت اداوی سے انسان اس قسم کے کام کر سکتا ہے۔ جو کہ باطل جادو معلوم ہے۔ ہینٹنٹیزم کوئی جادو نہیں بلکہ یہ بھی سمیزم اور برقی کرنٹ یا بہت کے زیرِ سطح ایک الٹرا علم ہے۔ آجکل بے شمار آدمی آپ کو ایسے ملیں گے۔ جو ہینٹنٹیزم کی طاقت کو مانتے ہیں۔ اور وہ اس علم کے تامل میں۔ یورپ میں اس علم کو حاصل کرنے کا بہت شوق ہے اور اس کے شائقین میں روزانہ آج تک اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اس کا طریقہ سمیزم سے آسان ہے مگر اس کی طاقت اگرچہ سمیزم سے زیادہ ہے مگر اس کو حاصل کرنا ذرا مشکل ہے کیونکہ اس طاقت کو حاصل کرنے میں ذرا زیادہ دن لگتے ہیں۔ اور جتنی طاقت حاصل کرنے سے ہی پہلے اس عمل کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یا اداوی طاقت حاصل کرنے کے بعد یہ خیال کرنے لگتے ہیں۔ کہ ہینٹنٹیزم کے پورے حامل بن گئے ہیں۔ اگرچہ اس وقت وہ اپنے علم میں خام ہوتے ہیں۔ میں کا یہ خیال ہوتا ہے کچھ عرصے

بعد اپنی حاصل شدہ طاقت کو بھی اپنی جے پروانوں سے ہمیشہ کے لئے فرائل کر دیتے ہیں۔

ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ جب تک اس علم کا شوق رہے برابر اس کا شنل جاری رکھو اور اپنی ہینٹنٹیزم کی طاقت تدریج بڑھاتے رہو۔ عقل مند کے لئے آسان ہی کلمہ دنیا کا ان سے زیادہ ہے۔ اور زیادہ اس پر بہت کرنا ضروری نہیں۔

پہلا حصہ اس کتاب کا ختم ہوا۔

قدرتی اور نیچرل راز و بحید

موت

اگرچہ موت کی بابت ہزاروں مضمنین عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں اور بہت سے آدمیوں نے اس پر بحث کی ہے اور ہزاروں فلاسفہ اس معاملات پر بحث کرتے کرتے مر گئے ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں نے اس معاملہ پر اپنی دماغی عقل کی روشنی ڈالی ہے۔ اگرچہ یہ ایک راز ہے۔ اور قدرتی اسرار ہے۔ مگر پھر بھی عقل و ذہانت سے بہت کچھ معلومات ہو چکی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موت دراصل کیا ہے۔ موت ایک فرضی اور وہی نام ہے اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ صرف تغیر و تبدل کا نام اور جسے لفظوں میں موت رکھ لیا گیا ہے ہر ایک ماہ کے بعد جلد روز اور ہر منٹ کے بعد ہر ایک چیز میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کی ہیئت اس کی شکل اس کی صورت حال تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

یہ تغیر و تبدل صرف انسان اور حیوان میں ہی نہیں ہوتا بلکہ نباتات اور جمادات میں بھی ہر منٹ اور ہر سیکنڈ کے بعد

پیدا ہوتا رہتا ہے۔ انسان کیا ہے۔ ذراتوں کا مجموعہ اور ذرات کیا ہیں۔ جمادات۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ جمادات میں اور حیوانات میں کچھ زیادہ فرق نہیں نباتات میں جمادات سے بنا ہے۔ قدرت نے سب سے پہلے جمادات پیدا کی اور اس کا خاصہ رکھا کہ ہر گھڑی کے بعد اس میں تغیر و تبدل اور انقلاب پیدا ہوتا رہے پھر اس جمادات سے حیوانات سے نباتات پیدا کی۔

مشاہدات

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ کتنا چھوٹا سا ہوتا ہے اور روز بروز قریب اور بلند ہوتا ہے۔ یہ بلند اور قریب ہونا دراصل کیا ہے۔ تغیر و تبدل یا زندگی میں انقلاب۔ جب تک وہ بچہ سن بلوغت کو نہیں پہنچتا۔ اس وقت تک تو وہ بڑھتا رہتا ہے۔ اس کے بعد کمزور اور ضعیف ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ آخر ایک دن اس کی موت آ جاتی ہے۔

یہ ہی خاصیت نباتات کی ہے۔ جب پودا اگتا ہے تو وہ کمزور ہوتا ہے۔ اس کے بعد بڑھتے بڑھتے نہایت بلند اور موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ سوکھ جاتا ہے اور پژمرده ہو جاتا ہے۔

ایک پتھر اور وہ ایک جگہ بہت عرصے پڑا
وہ ہے تو بہت خراب ہو جاتا ہے۔ ذرات کی شکل میں
تبدیل ہو کر ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے کونے جوڑ جاتے ہیں۔
مکانات جب بنتے ہیں تو وہ بہت مضبوط اور مست
ہوتے ہیں۔ لیکن جتنا عرصہ گزرتا جاتا ہے۔ وہ کمزور اور
پر سیدہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ مکان یہاں تک کمزور ہو
جاتا ہے۔ کہ آئندہ کسی یا بارش سے گر جاتا ہے۔ یہ تمام باتیں
تبدیل کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ تغیر و تبدل کیوں
ہوتا ہے یا قدرت نے ایسی وہ کوئی چیز پیدا کر دی ہے
میں کہ ذرات وہ ذات تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

ہوا

ایک ایسی چیز ہے جو ہر جگہ کے بعد تیز پیدا کر دیتی ہے
اور دنیا میں ہوا نہ ہوتی تو کبھی تغیر نہ ہوتا۔ یعنی کسی کی موت
والی نہ ہوتی لیکن ہر ایک انسان کی زندگی کا دار و مدار دھنوں
کا پہلا اور چوتھا۔ عبادات کا برعکس بھی ہوا پر منحصر ہے۔
اس کا یہ مطلب ہوا کہ انسان اور حیوان کے ساتھ ذرہ و
قلعہ ہے۔ نباتات میں ہوا کے اثر سے پھلتے اور پھٹتے ہیں۔

اگر آج ہوا دنیا ہے زائل ہو جائے تو تمام دنیا میں
انقلاب پیدا ہو جائے ہر ایک چرند پرند حیوان انسان
حشرات الارض اور درندے نوراً مر جائیں۔ ہر شے اور
کائناتیں سوکھ سوکھ کر زود ہو جائے دوسرے لفظوں میں بھی
مر جائیں

ہوا میں کئی قسم کی گیس موجود ہوتی ہے جو تغیر و تبدل
پر اپنا زبردست اثر ڈالتی ہیں۔ اور قسم قسم کے جراثیم بھی
موجود رہتے ہیں۔

میر ہی وجہ ہے کہ تازہ پھل میوہ اور کھانا دو ایک
دن کے بعد سڑ جاتا ہے گویا اس میں تغیر و تبدل ہو جاتا
ہے۔ رنگ بدل جاتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں اس
کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ان تمام باتوں کا خیال
رکھتے ہوئے ہمارے بزرگوں نے تغیر و تبدل کا نام موت
رکھ لیا ہے۔

انسان کی موت کس لئے واقع ہوتی ہے

مندرجہ بالا معنوں میں بتایا گیا ہے کہ انسان ایک
مادی شے ہے۔ اور وہ ذرات کے مجموعہ سے بنا ہے۔
ایک انسان میں ہزاروں کی بلکہ لاکھوں اور کروڑوں

ذریعے شریک ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب وہ ذرات ہیں تو علیحدہ کیوں نہیں ہو جاتے۔ اس کا جواب یہ ہے قدرت نے ان ذروں کو قوت اتصال سے جوڑ کر ان کو انسانی اور حیوانی شکل میں منتقل کر دیا ہے اور وہ ذرات قوت اتصال کی وجہ سے بہتے ہیں۔ چونکہ انسان ایک مادی شے ہے اس لئے مادے کا تیز و تبدیل لازمی ہے۔ جب تیز و تبدیل انتہائی درجے پر پہنچ جاتا ہے یعنی ذرات میں اس قدر انقلاب ہو جاتا ہے کہ قوت اتصال ہی ان کو مضاعف ہو سکتی اس وقت انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اور آدمی مر جاتا ہے خواتین کے علیحدہ ہو جانے کا نام موت ہے۔ یعنی جب ذرات علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ اور قوت اتصال ہی ان کو ملا سکے گی۔ اس وقت طائر روح پر راز کر جائے گا سوال یہ پیدا ہو جاتا ہے کہ جب ذرات علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ تو انسان کا جسم پرزے پرزے کیوں نہیں ہو جاتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کے بدن میں مسام ہیں اور یہ ایک نفس جانتا ہے۔ کہ اس کے بدن پر بے شمار مسام ہیں۔ ہر اندرونی کثافت

خارج ہوتی رہتی ہے۔ جب ذراتوں کے تیز و تبدیل میں انتہائی درجہ آجاتا ہے تو مسام میں بڑھ جاتے ہیں اور وہ ذرات خود ہی اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں۔ کہ روح ان میں سے گزر جاتی ہے۔ اور انسان مر جاتا ہے مرنے کے بعد انسان دھن کر دیا جاتا ہے۔ اور مٹی میں لئے کے اور بھی تبدیل واقع ہو جاتا ہے۔ یعنی انسان کی موت اس وقت سے ہی پہلے واقع ہو جاتی ہے جب کہ اس میں اتنا انقلاب پیدا ہو جائے کہ وہ باطنی ذراتوں کی شکل میں علیحدہ علیحدہ ہو جائے۔

اگر مر جانے کے بعد دھن کو ایک جگہ بہت عرصے تک پڑا رہنے دیا جائے۔ تو وہ دھن دھن تبدیل ہو جائے گی۔ انسان میں یعنی مادی اشیاء میں جب تک ان کا وجود دنیا میں موجود ہے ضرور انقلاب پیدا ہوتا رہے گا انسان کے مر جانے کے بعد ہی اس کا جسم کا تیز و تبدیل بند نہ ہو جائے گا۔ بلکہ وہ برابر جاری رہے گا۔ کیوں کہ انسان ایک مادی شے ہے۔ اور مادی شے میں انقلاب ضرور ہو گا۔

ہاں اگر اس لاش کو پڑا رہنے دیا جائے تو وہ برابر ہر لحظہ کے بعد تبدیل ہوتی رہے گی۔ اور ہماری آنکھیں

اس تبدیلی کو محسوس نہیں کریں گی۔ کیوں کہ یہ عمل،
جہایت آہستہ آہستہ ہوتا رہتا ہے۔ ہاں اگر جہت عرض
کے بعد اس چیز کو دیکھیں تو فرد معلوم ہوگا کہ اس میں
فرد دست تبدیلی واقع ہو چکا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ باپ
یہ محسوس نہیں کر سکتا کہ اس کے رُکے جس کیا کچھ تبدیلی
واقع ہوئی ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اس کا
دل کا ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔
اور ہر لمحے کے بعد باپ بیٹے کو دیکھ جاتا ہے اس وجہ
سے یہ تبدیلی کوئی زیادہ محسوس نہیں ہوتی کیوں کہ تمام
تغیر و تبدل اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا ہے برصافت
اگر اس رُکے کا دوست دس بارہ سال کے بعد کسی
جگہ سے واپس آئے گا۔ تو وہ فوراً اندازہ لگا لے گا
کہ اس کے دوست میں کس قدر حیرت انگیز تبدیلی اور
تغیر و تبدل پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی خاص وجہ یہ ہے
کہ اس نے اپنے دوست کی تبدیلیوں کو نہیں دیکھا
کی وجہ سے اس نے اس تبدیلی کا بلدی سے اندازہ
نہ لگا لیا۔ بعض اوقات تو یہ تغیر اس حد درجے پر پہنچ جاتا
ہے کہ ایک دوست دوسرے دوست کو پہچان بھی نہیں
سکتے۔ اسی تبدیلی کا نام موت ہے۔ تبدیلی کی وجہ سے

آتی ہے۔ یہ ہی سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اگر دیکھا گیا ہے
کہ بچہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ ان مر جانے والے بچوں کے جسم اور اس کی ساخت
اس قدر کمزور ہوتی ہے اور وہ ذرات جن سے اس کا
وجود ہوا ہے۔ اس قدر کمزور ہوتے ہیں۔ کہ وہ جسم میں
روح کو قید نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ سے وہ پیدا ہوتے
ہی مر جاتے ہیں۔

زیادہ عرصے تک زندہ رہنا

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں بہت عرصہ زندہ رہوں
تو وہ یہ کرے کہ ان ذراتوں کے تغیر و تبدل میں دیر طے
میں سے اس کا جسم بنا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ
وہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کرے کہ اس کے ذراتوں میں
تبدیل بہت کم واقع ہو۔ یعنی وہ اپنے جسم کی تبدیلی میں
بہت زیادہ عرصہ صرف کر دے جس کا انجام یہ ہوگا کہ
کہ اس کی موت دیر میں واقع ہوگی۔ مثل کرنے سے آگیا
فورا میں مر جاتا ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ انسان کے
جسم کا وہ حصہ دو حصوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ گویا خدا
میں پیوستگی قائم نہیں رہتی اور جب انسان کا جسم

مومن میں تقسیم ہو جاتا ہے تو روح اندر قید نہیں رہتی وہ آزاد ہو جاتی ہے۔ یعنی فوراً نکل جاتی ہے۔ اور انسان کا جسم بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ جس کا دوسرے لفظوں میں نام موت ہے۔

اگر انسان اپنے ذواتوں کے تغیر و تبدل میں زیادہ عرصہ نکلتے۔ تو وہ زیادہ عرصہ زندہ رہ سکتا ہے۔ ہمارے موت کا وقت متقرر ہے جب ہمارے ذوات میں انتہائی تبدیل واقع ہو جاتی ہے تب ہم میں جان باقی نہیں رہتی اگر دیکھا گیا ہے کہ درخت سوکھ جاتے ہیں۔ مگر وہ پھر بھی کھڑے رہتے ہیں نہ ان میں پتے لگتے ہیں اور نہ پھل آتا ہے۔ نہ پھلتے ہیں اور نہ پھوٹتے ہیں۔ جس کا نام موت ہے۔ گویا کہ وہ درخت مر گئے۔ اب ان میں نشوونما کی طاقت نہیں عیب نظام بالا اس قسم کے درخت دیکھتے ہیں تو وہ فوراً ان درختوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ اور اس کی کڑائی کو فوراً انہی کے کام میں لاتے ہیں۔

مردم بالا طریق سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم بھی نہیں مرے گئے۔ موت لازمی ہے اور یہ ضرور آتی ہے۔ چونکہ انسان ایک مادی شے سے بنا ہے۔ اس لئے اس میں تغیر و تبدل ضرور اور لازمی ہو گا۔ یعنی ایک شکل سے دوسری

شکل میں ضرور تبدیل ہو جائے گا۔ اور ایک دن وہ ضرور آئے گا۔ کہ روح تن خاک سے پرواز کر جائے گا۔

روح کیا شے ہے ؟

روح ایک قسم کا نور ہے۔ جس سے آواز پیدا ہوتی ہے وہ ہر چیز میں موجود ہے۔ انسان کی آواز کا تعلق اور ہر حیوان کی آواز کا تعلق روح سے ہے۔

روح کی شکل بالکل انسان کی سی ہوتی ہے۔ اس کے ناک کان اور منہ بھی ہوتا ہے۔ اس کا جسم انسان کی طرح بعداً نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت ہی ہلکا اور لطیف ہوتا ہے ہماری نگاہیں روح کو دیکھ نہیں سکتیں

انسان روح و غم و فکر و پریشانی سے کمزور ہو جاتا ہے اور بڑھاپے میں اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ کمزوری اور لاعز پن آ جاتا ہے۔ مگر روح کسی بوڑھی نہیں ہوتی۔ اس کا جسم بدستور رہتا ہے۔ کسی بدسورت یا خراب نہیں ہوتا اس میں کچھ کمزوری یا ضعف پیدا نہیں ہوتا۔ وہ ہر حالت میں انسان کی طرح چل پھر سکتی ہے۔ آبا سکتی ہے بول سکتی ہے سن سکتی ہے۔ ہر قسم کی قوت اس میں

خیال کرتے ہیں۔ کہ خواب نے ان کو نادمہ پہنچایا۔ اگرچہ ایسا نہیں ہوا۔ یہ سب کرفی صوفیوں کے ہوتے ہیں۔ میں کہ ہم غلطی سے آجک خواب و خیال سمجھتے ہیں۔

مردہ روحوں سے بات چیت

روح کو طلب کرنے کا عجیب و غریب طریقہ

ہندو دست مل جاؤ۔ اور اپنی ایک پارٹی بنا لیکن ان کی تعداد چار سے نو آدمیوں تک ہونی چاہیے۔ اس پارٹی میں کم از کم پانچ آدمی شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ نو آدمی ہوں۔ صوفی اساتذہ ہوں آدمیوں کی تعداد چار سے نو آدمی ہوں۔ لیکن وہ آدمی ہم خیال اور سچے دلدار اور پاک و اچھے خاص ہوں۔ وہ تمام ہم خیال ہوں۔

سب کے دلوں میں ایک دوسرے کی عزت و قدر و عظمت کا ہونا چاہیے۔ وہ ایک دوسرے کی تکلیف کا خیال نہ کریں۔ ان کے دلوں میں احساس ہمدردی کا مادہ غرق ہو جاتا ہے۔ ان کے دلوں سے کبر

و نفرت دور ہو۔ وہ عمناء سے حتی الامکان گریز کریں پرمیا اور عبادت کے دلدادہ ہوں۔ پاک اور صاف رہنا نہایت ضروری اور لازمی ہے اگر ممکن ہو سکے تو سفید اور صاف کھرتے کپڑے استعمال کرو۔

روح کو طلب کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا نہایت ہی ضروری اور لازمی ہے۔ اول۔ ایک کرہ علیحدہ منتخب کرو۔

دوئم۔ اس کرے میں جتنے آدمیوں کی تعداد ہو اتنی ہی تعداد میں کرسیاں دائرے کی صورت میں لگا دینی چاہیے۔ اور ان کے درمیان میں ایک میز لگا دینا چاہیے۔

سوئم۔ کرسیوں پر گدے وغیرہ بالکل نہ ہوں۔ چہارم۔ تمام دوست ان کرسیوں پر بیٹھ جائیں گویا کہ وہ ایک سرکل بین دائرہ بنائیں۔ پنجم۔ ہر ایک آدمی کا دایاں ہاتھ دوسرے آدمی کے بائیں ہاتھ سے لگا رہے۔

ششم۔ اس وقت ہر قسم کا علم و فکر طبع و لہجہ و ہوا دھکھ تکلیف کا خیال اپنے دلوں سے ہٹا دینا چاہیے۔

بالکل نکال دیں۔ سب کے سب آزاد خیال ہو کر
میتہ بائیں۔ اور آپس میں محبت و ارتباط کی باتیں
شرع کر دینی چاہیں۔ ان دوستوں میں آپس میں
ہم خیال ہونی چاہیئے۔ ایک دوسرے سے کسی طرح
سے بھی بغض و عناد سے پیش نہ آئیں۔ بلکہ اپنے آپ
میں مساوات اختیار کر لینی چاہیئے۔ یہی ہر ایک شخص
اپنے دوسرے ساتھ کو اپنا حقیقی جان بیاں کرے۔

روح کو طلب کرنے کیلئے یکسوئی کی ضرورت ہے

چونکہ روح کو طلب کرنے کے لئے یکسوئی کی غامض
ضرورت ہے۔ اس کے لئے انہیں آدمیوں میں سے
ایک خوش فکر و سربل آزاد والا ہو وہ اپنی تہذیب
آواز میں غما کی تعلیم یا کوئی نعت و مناجات یا
بھجن گانا شروع کرے۔

چوں کہ سب کے سب دوست تو گانے میں معتاد نہ
ہے سکیں گے۔ لیکن کہ ان میں سے اکثر صاحب ایسے
ہوں گے۔ جو نئی موسیقی سے قلمی طور پر متاثر ہوں

ہوں گے۔ جن کی ٹھنی ہر کہ ان کی آواز اچھی نہ ہو۔
لیے آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ جو وہ خود نہ گاسکیں وہ
بالکل خاموش اور سکوت کے ساتھ گانا سنیں اور
گانا سننے میں قطعاً مہربانیں۔ دنیا دہانہا سے بالکل
نہ ہوش ہو جائیں۔ اور اپنی تمام قوتیں راگ کے سننے
میں مرکب کر دیں۔ اس طرح سے ان کو یکسوئی حاصل
ہو جائے گی۔

نوٹ

دیر ہے کہ روح کو گانے سے ایک قسم کا سرور
اور حظ حاصل ہوتا ہے۔ یہ اسی دیر ہے کہ گانے کو
روحانی غذا کہہ دیا کرتے ہیں۔ اور گانا دراصل روحانی
غذا ہے۔

اس وقت جو چیز گائی جائے وہ اس قسم کا ہو
کہ بے سن کر صوفی بھی وجد میں آجائیں۔ گویا جلتی ہوئی
راگنی ہو۔ اور جو سیدھے سادے ٹپکے پر اچھی طرح
کہیں جائے گانا چوں کہ روحانی غذا ہے۔ اس لئے روح
بہت جلد آجائے گی لیکن کہ اس کو موسیقی سے غامض
حظ حاصل ہوتا ہے۔ گانا دراصل روح کو ہی طبع اور
آرام پہنچاتا ہے۔ جب کسی عقل میں کوئی شغل گانا سننے

جاتا ہے۔ ترکانے سے اس کو نہ تو کوئی ٹانڈہ حاصل ہوتا ہے۔ نہ اس کے جسم کو بلکہ اس کی روح شاد ہو جاتی ہے۔

روح کا اتنا نہ کھانا سننا ہے۔ اس لئے راگ کو سننے کے لئے طبیعت بہت بے قرار رہتی ہے۔ روح کھانا سن کر خوش ہوتی ہے۔ اس لئے اس وقت ایک پر محبت آرام حاصل ہوتا ہے۔

اس وقت جو نظم، غزل، نظمیں، یا بھجن گایا جائے وہ مدناز اور تصوف سے اچھی طرح بھرا ہوا ہونا چاہیے۔ کھانا سننے کے لئے روح جلد آجاتی ہے۔ اور اس جگہ اس کو اس کی خوراک یعنی نغمہ یا موسیقی جو کہ اصل روحانی غذا ہے۔ مل جاتی ہے۔ جس جگہ کھانا ہوتا ہے۔ اس جگہ بے شمار رو میں آکر جمع ہو جاتی ہیں

معلم، گویا لاش، دار اور ان آدمیوں کو قطعی طور پر اپنے قریب نہ آئے دیکھتے جو خدا کی ہستی سے محک ہوں مثلاً دھڑکتے، دھڑکتے ان کی موجودگی ایسے وقت میں قطعی درست نہیں۔ جب یہ ہے کہ روح کو ایسے آدمیوں سے سخت نفرت ہے اور روح ایسے آدمیوں کے بدن سے ایک قسم کی ہمت ہی ہی محسوس ہوتی ہے۔

ہشتم۔ کمرہ تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں جس کمرے میں اپنا کام شروع کرو۔ ہمیشہ کے لئے وہی کمرہ مقرر رکھو۔ یہ نہ کرنا چاہیے کہ آج یہ کمرہ تو کل وہ کمرہ بلکہ کرسیاں بھی جس مقام پر ہوں۔ اسی مقام پر رکھی رہنی چاہئیں۔ کرسیوں کی جگہ بھی تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔

نہم۔ ہر ایک شخص کو اپنی اپنی کرسی پر زبرد رہنی چاہیے۔

دہ۔ پہلے دن جس کرسی پر بیٹھے تو پھر روزانہ اسی کرسی پر بیٹھے۔ ایک شخص کی کرسی پر دوسرے شخص کو نہ بیٹھنا چاہیے۔ بلکہ یادداشت کے لئے اپنی کرسیوں پر نشان لگا کر تو اور بھی اچھا اور مفید ثابت ہوگا۔

روح طلب کرنا طریقہ

۱۔ جب کھانا شروع کرنا ہو تو اس سے پہلے کمرے سے ہونے کی روح کو مقرر کرلو اور جیب

طاقتور سا آدمی اس میں حرکت کرتا ہوا نظر آنے لگے گا وہ بالکل
سایہ سا ہوگا۔ اس کی شکل اور ہیئت بڑی ہی خوفناک اور خطرناک
معلوم ہوگی۔ اس کو دیکھ کر ڈرنا نہ پائیے۔ اچانک اس کی آنکھوں
سے روشنی کی وہی تہاریج ہو کر تھوڑی آنکھوں پر پڑے گی۔ جس کی
وجہ سے تھوڑی آنکھوں میں چکا چوند آجائے گی۔ متحرک سے دن
کے بند وہ روشنی زیادہ نقصان نہ دے گی بلکہ تھوڑی آنکھیں بھی
حالت میں بھی جانہ پر سے نہ پڑے گی۔ جب تم اس قابل نہ ہو جاؤ
تھے امد اس خطرناک انسان کی آنکھوں کی روشنی تھوڑی آنکھوں
میں جذب ہو جائے گی۔ اور تھوڑی آنکھوں کی
بڑھ جائے گی۔ اس وقت سمجھ لیجئے کہ آپ اس کام میں
کامیاب ہو گئے۔

اب برقی کرنٹ تم حاصل کر چکے تجربہ کے لئے کوئی مرضی ملی
یا کتنا استعمال کرو۔ اپنی آنکھوں سے ان کو دیکھو اور دل کی
کشش سے اس کو اپنی طرف بلاؤ۔ وہ تھوڑی طاقت کے
اثر سے تھوڑے قریب آجائیں گے۔ جب کمزور جانوروں پر
تھوڑی طاقت کام کرنے لگے گی تو پھر انسان پر بھی یہ عمل
نہایت آسانی سے کر سکتے ہو۔ اور ہر ایک کو اپنی طاقت سے
اپنی طرف کھینچ سکتے ہو۔ اٹھائے عمل میں تقویات البصر
مزدور استعمال کرتے رہنا۔ تاکہ نگاہ کمزور ہونے کا اندیشہ

ہو۔ یہ ہے برقی کرنٹ میں بہت سے تجربے اثر کا
دور ہے۔

دو طریقے

میں نے شروع میں بتا دیا ہے کہ سورج کی روشنی سے پانچ
لوہن ہوتا ہے۔ وہ حرف سورج کی روشنی کا ہی ایک اثر تھا
جسے طریقے میں پانچ سے روشنی بڑھائی۔ اس کا عمل نہایت
مزدور ہوتا ہے۔ مگر یہ طریقہ دوسرے طریقے سے بدرجہا
فصل اور اہم ہے مگر بہت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔
پہلیں کا بتلوا ہے کہ دنیا میں نامکن کوئی لفظ نہیں۔

The world is opposed to nothing in
دنیا میں بغیر ممکن کوئی شے نہیں با انسان کو بہت چاہیے تمام کام
ہو جاتے ہیں۔ انسان میں اس قسم کی قوت اور حقیقی کشش
موجود ہے کہ جو پتھر کو ذرا سی دیر میں موم بنا سکتی ہے مگر
انسان ان سے کام لینے والے آدمی دنیا میں بہت کم لگے
انسان قدرت کا ایک عجب ماز ہے انسان دراصل پتھر
اور گلیزینڈ کشف و کرامات ہے۔

انسان کی کشش وہ شے ہے کہ جس کا وہ دنیا میں ہر کام
کے لئے ایک آدمی کے پاس کشش موم ہو گئی ہے